بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود۔

REGD. No. P. 67

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۲۰
ایڈیٹر:۔
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:۔
خورشید احمد انور

شمارہ ۴۴
شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE
WEEKLY BADR QADIAN

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲؍ نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲۷؍ اخاء کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

قادیان ۲؍ نبوت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

★ — مقامی طور پر رمضان شریف میں درس القرآن، درس الحدیث اور نماز تراویح کا پروگرام بدستور جاری ہے۔ گزشتہ جمعہ کے روز سے مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء نماز تراویح عزیز شریف الدین منظور احمد متعلم حافظ کلاس مدرسہ احمدیہ پڑھا رہے ہیں۔ احباب جماعت جملہ درسوں میں اور نماز تراویح میں ذوق و شوق سے شریک ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو رمضان کی برکات سے وافر حصہ عطاء فرمائے آمین۔

★ — محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بحمد اللہ تعالےٰ خیریت سے ہیں۔

۱۴؍ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ   ۴؍ نبوت ۱۳۵۰ ہجری شمسی   ۴؍ نومبر ۱۹۷۱ء

دار الہجرت ربوہ میں انصار اللہ کا سولھواں (۱۶) سالانہ مرکزی اجتماع

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بصیرت افروز افتتاحی و اختتامی خطابات

غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ!

قرآن کریم کی خدمت اور اس کی اشاعت ہم میں سے ہر ایک کا پہلا اور آخری فرض ہے

ربوہ ۱۸؍ اخاء۔ الحمد للہ کہ انصار اللہ کا سولھواں سالانہ مرکزی اجتماع انابت الی اللہ اور روحانی کیف و سرور سے معمور فضا میں تین دن تک جاری رہنے کے بعد کل سوا بارہ بجے دوپہر نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ یہ اجتماع اس میں شامل ہونے والے خوش قسمت انصار و خدام کے لئے غیر معمولی طور پر ازدیادِ ایمان کا موجب بنا۔ انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی و اختتامی خطابات سے فیضیاب ہونے کا خصوصی فخر حاصل ہوا اور وہ اجتماع کے بابرکت ایام کو اجتماعی ذکرِ الٰہی اور خصوصی دعاؤں میں گزارنے کے بعد اسلام کی کامیابی اور فتح پر پہلے سے زیادہ یقین حاصل کر کے خدمتِ اسلام اور خدمتِ قرآن کا نیا جوش، ولولہ اور عزم اپنے قلوب میں لے کر واپس اپنے گھروں کو لوٹے۔

مقامِ اجتماع

انصار اللہ کا یہ مرکزی سالانہ اجتماع حسبِ معمول دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے پُر فضا احاطہ میں خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ پنڈال میں منعقد ہوا۔ جو گزشتہ سال کی نسبت زیادہ وسیع ہونے کے باوجود ناکافی ثابت ہوا۔

حضور کی تشریف آوری اور خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ چار بجے شام بذریعہ کار تشریف لائے۔ مقامِ اجتماع سے باہر مجلس مرکزیہ کے نائدین نے انصار اللہ مرکزیہ کے قائم مقام صدر محترم مولینا ابو العطاء صاحب کی معیت میں حضور کا خیر مقدم کیا۔

جب حضور سٹیج پر تشریف فرما ہوئے تو جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر پُر جوش اسلامی نعروں کے ساتھ حضور کا والہانہ استقبال کیا۔

اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے کیا گیا جو کہ قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ تلاوتِ قرآن مجید کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد جملہ انصار اللہ نے کھڑے ہو کر حضور کی اقتداء میں اپنا عہد دہرایا۔

بعد ازاں حضور نے اپنا بصیرت افروز خطاب شروع فرمایا جو سوا پانچ بجے تک جاری رہا اور احباب کے لئے غیر معمولی طور پر ایمان و ایقان میں زیادتی کا موجب ہوا۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے جو ولولہ انگیز خطاب فرمایا اس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلے حضور نے فرمایا کہ یہ جگہ اجتماع انصار اللہ کے لئے اب تنگ ہو گئی ہے اس لئے منتظمین نوٹ کر لیں کہ آئندہ سال سالانہ اجتماع انشاء اللہ کسی اور جگہ ہو گا (حضور کے ارشاد پر مقامِ اجتماع کے سامنے والی شرقی قناتیں کو ہٹا لیا گیا تاکہ جلسہ گاہ سے باہر کھڑے ہونے والے احباب بھی اندر آسکیں)

حضور نے انصار اللہ کے اجتماع کا خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے موازنہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

مجلس خدام الاحمدیہ اپنے اجتماع میں شامل ہونے والے اراکین کی تعداد کے لحاظ سے انصار اللہ سے آگے ہیں اور مجلس انصار اللہ اجتماع میں شامل ہونے والی مجالس کی تعداد کے لحاظ سے آگے ہے۔ مجلس انصار اللہ کے اس اجلاس میں ۵۲۴ مجالس شامل ہوئی ہیں جبکہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں ۴۲۸ مجالس نے حصہ لیا تھا۔ لیکن خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں تین ہزار سے زائد اراکین شامل ہوئے تھے۔ جبکہ انصار اللہ کے اس اجلاس میں اس سے کسی قدر کم اراکین شامل ہوئے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں جو تعداد انصار اللہ کی شامل ہوئی تھی وہ خدام کی اس تعداد سے زیادہ ہے جو انصار اللہ کے اس اجتماع میں شامل ہوئی ہے۔ خدام کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے، کہ شاید کسی کے کان میں نیکی کی کوئی بات پڑ جائے جس سے وہ فائدہ اٹھا لے۔ انصار اللہ کے اس اجتماع میں جو لوگ میرے سامنے بیٹھے ہیں ان میں سے ۵۰ سے ۵۵ سال تک کی عمر کے انصار کم ہیں اور اس سے زیادہ عمر کے انصار زیادہ تعداد میں ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جو تعداد خدام کی انصار اللہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

تاریخ ہائے انعقاد ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۰ ہش ۱۹۷۱ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے اسی ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰؍ فتح ۱۳۵۰ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰؍ دسمبر ۱۹۷۱ء رکھی گئی ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کے سب دوستوں کو جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخوں سے مطلع کیا جائے تاکہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں مقررہ تاریخوں میں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کر کے اس مقدس اور روحانی عظیم الشان اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

رمضان المبارک کے دس خاص مسائل

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

ذیل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ بیش قیمت مضمون ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے جو آپ نے رمضان کے مسائل کے متعلق اپریل ۱۹۵۷ء میں رقم فرمایا تھا۔

(ادارہ)

(۱) رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں خدائے قدوس کی آخری شریعت کے نزول کا آغاز ہوا۔ اور کلام الٰہی اپنے کمال کو پہنچ گیا۔ اس مہینہ کو روزہ کی خاص عبادت کے لئے مخصوص کیا گیا ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں۔ اس مہینہ میں ہر اس عاقل بالغ مرد و زن پر روزہ واجب ہے جو بیماری یا سفر کی حالت میں نہ ہو۔ مگر ڈیوٹی کے لحاظ سے دائمی سفر پر رہنے والوں کو روزہ رکھنا چاہیئے کیونکہ ان کا سفر ایک گونہ قیام کا رنگ رکھتا ہے۔

(۲) بیمار یا مسافر کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ بیماری یا سفر کی حالت گزرنے کے بعد چھوٹے ہوئے روزے رکھ کر اپنے روزوں کی گنتی پوری کرے تاکہ اس کی عبادت کے ایام میں فرق نہ آئے۔ اور ثواب میں کمی واقع نہ ہو۔ اس غرض کے لئے حائضہ عورت بھی بیمار کے حکم میں ہے۔ مگر بیماری اور سفر میں روزہ ملتوی کرنے کے باوجود رمضان کی دوسری برکات سے حتی الوسع متمتع ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(۳) جو شخص بڑھاپے یا دائم المرض ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنے سے معذور ہو اور بعد میں گنتی پوری کرنے کی اُمید بھی نہ رکھتا ہو (بہانہ کے طور پر نہیں بلکہ حقیقۃً) اس کے لئے یہ حکم ہے کہ روزہ کے بدل کے طور پر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے مہینہ بھر کے کھانے کے اندازہ سے فدیہ ادا کرے۔ یہ فدیہ کسی مقامی غریب اور مسکین کو نقدی یا طعام ہر دو صورت میں ادا کیا جا سکتا ہے اور اس غرض کے ماتحت مرکز میں بھی بھجوایا جا سکتا ہے۔ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت بھی اسی حکم کے ماتحت آتی ہے۔ یعنی وہ روزہ رکھنے کی بجائے فدیہ ادا کر سکتی ہے۔

(۴) روزہ طلوع فجر سے یعنی پو پھوٹنے سے لے کر غروب آفتاب تک رکھا جاتا ہے اور اس میں کھانے پینے یا بیوی کے ساتھ مباشرت کرنے سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ مگر بھول چوک کر کوئی چیز کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ سحری کھانے میں دیر کرنا اور افطاری میں جلدی کرنا سنتِ نبوی ہے۔ تا خدا تعالیٰ کے حکم کے ساتھ اپنی خواہش کی آمیزش نہ ہونے پائے۔

(۵) روزہ رکھنے والے کے لئے لازم ہے کہ اپنا وقت خصوصیت سے نیکی اور تقویٰ طہارت اور صداقتِ قول اور صداقتِ عمل میں گزارے اور ہر قسم کی بدی اور بیہودگی سے بھی اجتناب کرے مگر اس نیت سے نہیں کہ رمضان کی قید کے ایام کے بعد پھر سستی اور بدی کی مادر پدر آزادی کی طرف لوٹ جائے گا۔ بلکہ اس نیت سے کہ وہ اس ٹریننگ کے نتیجہ میں ہمیشہ نیک اور متقی رہنے کی کوشش کرے گا۔ اور خشیت اللہ کو اپنا شعار بنائے گا۔

(۶) روزوں کے ایام میں نمازوں کی پابندی اور تلاوتِ قرآن مجید اور دعاؤں اور ذکر الٰہی اور درود شریف میں شغف خاص طور پر ضروری ہے اور روزوں کی راتوں میں تہجد کی نماز کی بڑی تاکید آئی ہے۔ تہجد کی نماز مومنوں کو ان کے مخصوص انفرادی مقام محمود تک پہنچانے اور نفس کی خواہشات کو کچلنے اور دعاؤں کی قبولیت کا رستہ کھولنے اور انسان کی مخفی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے میں بے حد مؤثر ہے۔ (یہ سب قرآنی اشارات ہیں) دن کے اوقات میں ضحیٰ یعنی اشراق کی نماز بھی بڑے ثواب کا موجب ہے۔ تہجد کا بہترین وقت نصف شب اور فجر کی نماز کے درمیان کا وقت ہے۔

(۷) رمضان کے مہینہ میں صدقہ و خیرات اور غریبوں اور مساکین اور یتامیٰ اور بیوگان کی امداد حسبِ توفیق زیادہ سے زیادہ کرنی چاہیئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں ہمارے آقا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ غریبوں کی امداد میں ایک ایسی تیز آندھی کی طرح چلتا تھا جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ رمضان کا یہ صدقہ و خیرات فدیہ رمضان اور صدقۃ الفطر کے علاوہ ہے۔

(۸) جن لوگوں کو توفیق ہو اور فرصت مل سکے اور حالات موافق ہوں، اُن کے لئے رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد کے اندر اعتکاف بیٹھنا موجبِ ثواب ہے۔ یہ ایک قسم کی وقتی اور محدود رہبانیت ہے جس کے ذریعہ انسان دنیا سے کلی طور پر کٹنے کے باوجود انقطاع اِلَی اللہ کا ثواب حاصل کرتا ہے۔ اعتکاف میں دن رات مسجد میں بیٹھ کر عبادت اور ذکرِ الٰہی اور دعاؤں اور تلاوتِ قرآن مجید اور دینی مذاکرات میں وقت گزارنا چاہیئے۔ اور نیند کو کم سے کم حد میں محدود رکھنا چاہیئے رفع حاجت یعنی پیشاب پاخانہ کے لئے مسجد سے باہر جانے کی اجازت ہے۔ اور رستہ میں کسی مریض کی مختصر سی عیادت کرنے میں بھی حرج نہیں۔

(۹) رمضان کے آخری عشرہ میں اور خصوصاً اس کی طاق راتوں میں ایک رات ایسی آتی ہے جو خدا تعالیٰ کی خاص الخاص برکتوں سے معمور ہوتی ہے اسے لیلۃ القدر یعنی بزرگی والی رات کہتے ہیں۔ اس میں دعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں اور رحمت کے فرشتے مومنوں کے قریب تر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ آخری عشرہ کی راتوں میں زیادہ دعائیں کی جائیں۔ اور نوافل پر زیادہ زور دیا جائے اور رات کی مُردہ تاریکی کو روحانی زندگی کے نور سے بدل دیا جائے۔ لیلۃ القدر گویا خدا کی طرف سے مومنوں کیلئے اختتام رمضان کا ایک مبارک ہدیہ ہے۔

(۱۰) عید الفطر سے قبل غرباء کی امداد کے لئے صدقۃ الفطر ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کی مقدار ایک صاع گندم یا نصف صاع گندم کے حساب سے مقرر ہے۔ جو گھر کے ہر مرد و عورت اور ہر لڑکے لڑکی بلکہ بے تنخواہ کام کرنے والے نوکروں کی طرف سے بھی ادا کرنی لازم ہے۔ یہ رقم گندم کی رائج الوقت قیمت کا اندازہ ہونے پر مقامی محصلوں کو ادا کرنی چاہیئے تاکہ مناسب انتظام کے ساتھ اپنے وقت پر تابعین میں تقسیم ہو سکے۔ وَتِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔

نوٹ:- رمضان اور عید الفطر کے بعد شوال کی دوسری تاریخ سے لے کر ساتویں تاریخ تک چھ نفلی روزے رکھنا مسنون ہے اور موجبِ ثواب۔ جس طرح نماز کے بعد کی سنتیں ہوتی ہیں۔ یہ گویا روزوں کے بعد کی سنتیں ہیں۔

رمضان المبارک کی ایک عظیم برکت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے ؂

رمضان کا مقدس عہد

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اصلاحِ نفس کا یہ بھی ایک عمدہ اور تجربہ شدہ طریق ہے کہ دوست رمضان کے مہینہ میں اپنی کسی نہ کسی کمزوری کے دُور کرنے کا عہد کیا کریں۔ اس عہد کے متعلق کسی دوسرے شخص پر اظہار کرنے کی ضرورت نہیں (کیونکہ ایسا کرنا خدا کی ستاری کے خلاف ہوگا) صرف اپنے دل میں خدا کے ساتھ عہد کرنا چاہیئے کہ میں آئندہ اپنی فلاں کمزوری سے اجتناب کروں گا۔ اور کمزوری کا انتخاب ہر شخص اپنے حالات کے ماتحت خود کر سکتا ہے۔ مثلاً نمازوں میں سستی۔ مقامی امراء سے عدمِ تعاون۔ جھوٹ بولنے کی عادت۔ کاروبار میں دھوکا دینے کی عادت۔ بہتان تراشی۔ وعدہ خلافی۔ رشوت ستانی۔ فحش کلامی۔ گالی گلوچ۔ غیبت۔ بدنظری۔ ہمسایوں کے ساتھ بدسلوکی۔ بیوی کے ساتھ بدسلوکی۔ والدین کی خدمت میں غفلت۔ عورتوں کے لئے اپنے خاوندوں سے نشوز۔ بے پردگی۔ بچوں کی تربیت میں غفلت۔ سگریٹ اور حقہ نوشی۔ سینما دیکھنے کی عادت۔ سُودی لین دین وغیرہ وغیرہ۔ سینکڑوں قسم کی کمزوریاں ہیں جن میں ایک شخص مبتلا ہو سکتا ہے۔ ان میں سے کوئی سی کمزوری اپنے خیال میں رکھ کر دل میں خدا کے ساتھ عہد کیا جائے کہ میں خدا کی توفیق سے آئندہ اس کمزوری سے کلّی طور پر مجتنب رہوں گا۔ اور پھر اس مقدس عہد کو مرتے دم تک اس طرح نباہے کہ اپنی اس نیکی اور وفاداری سے خدا کو راضی کر لے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بتایا ہُوا نسخہ ہے

پس

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

(الفضل ۲۵ر دسمبر ۱۹۶۵ء)

خطبہ جمعۃ الوداع

کامیابی کی راہوں کے حصول کے لئے دُعاؤں کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے

دُعاؤں کے نتیجہ میں توجہ الی اللہ اور تضرع الی اللہ کے دروازے کھلتے ہیں

اور انسان سجداتِ شکر بجا لا کر ازدیادِ نعمت کا وارث ہوتا ہے!

از حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمودہ جنوری ۱۹۰۳ء

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ (الخ)

(رکوع ۱۶ - پارہ اوّل)

ان آیتوں میں ان کلمات شریف میں اللہ تعالےٰ ایک خاص شخص کی راہ پر چلنے کی ہدایت فرماتا ہے اور وہ انسان اس قسم کا ہے جس کو ہر مذہب وملت کے لوگ ہر رنگ یا غالباً عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ کون ہے؟ ابوالانبیاء حنفا کا باپ

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ ابراہیم وہ ہے جس کی نسبت اس سے پہلے فرمایا وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ کہ جب ابراہیم کو اس کے رب نے چند باتوں کے بدلے انعام دینا چاہا تو اُس نے اُس کو پورا کر دکھایا۔

اللہ تعالیٰ جب انسان کو سچے علوم عطا کرتا ہے اور اس کا ان علوم کے مطابق عملدرآمد ہو پھر اس میں قوت مقناطیسی پیدا ہو جاتی ہے اور نیکیوں کا نمونہ ہو کر دوسروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ یہ درجہ اس کو تب ملتا ہے جب

اللہ تعالےٰ کا وفادار بندہ

ہو۔ اور اس کی فرمانبرداری میں ایسا ثابت قدم اور مستقل مزاج ہو کہ رنج میں راحت میں۔ عسر میں یسر میں۔ بأساء میں۔ ضراء میں۔ غرض ہر حالت میں قدم آگے بڑھانے والا ہو۔ اور اللہ جلشانہ کی وفاداری میں حیثیت یہ اُس کو حاجتیں پیش آتی ہیں مگر وہ اُس کے ایمان کو ہر حال میں بڑھانے والی ہوتی ہیں۔ کیونکہ بعض وقت حاجت پیش آتی ہے تو دُعا کا دروازہ اُس پر کھلتا ہے۔ اور توجہ الی اللہ اور تضرع الی اللہ کے دروازے اُن پر کھلتے ہیں۔ اور اس طرح پر وہ حاجتیں مالی و جانی ہوں۔ عزت و آبرو کی ہوں۔ غرض دُنیا کی ہوں یا دین کی۔ اس کے تقرب الی اللہ کا باعث ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ جب وہ دُعائیں کرتا ہے اور ایک سوز، رقت اور دلگدازطبیعت سے باب اللہ پر گرتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو بابِ شکر اُس پر کھلتا ہے۔ اور پھر وہ سجداتِ شکر بجا لا کر ازدیادِ نعمت کا وارث ہوتا ہے۔ جو ثمرات شکر میں ہیں۔ اور اگر کسی وقت ابتلا اور ناکامی ہوتی ہے تو پھر صبر کے دروازے اس پر کھلتے ہیں اور

رضاء بالقضاء کے ثمرات

لینے کو تیار ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ حاجتیں جب کسی بدبخت انسان کو آتی ہیں۔ اور وہ مالی۔ جانی یا اور مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ حاجتیں اور بھی اس کی اور مہجوری کا باعث ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ وہ بیقرار، مضطرب ہو کر قلق کرتا اور ناامید اور مایوس ہو کر مخلوق کے دروازہ پر گرتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ سے ایسا بیگانہ اور ناآشنا ہوتا ہے، کہ ہر قسم کے فریب و دغا سے کام لینا چاہتا ہے اگر کبھی کامیاب ہو جائے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے ذکر اور اُس حمد و ستائش کا موقع نہیں ملتا۔ بلکہ وہ اپنی کرتوتوں اور فریب و دغا اور چالبازیوں کی تعریف کرتا اور شیخی اور تکبر میں ترقی کرتا اور اپنی حیل و تجاویز پر عجب و ناز کرتا ہے۔ اگر ناکام ہوتا ہے تو رضا بالقضاء کے بدلے اس کی قضا و قدر کو کوستا اور بری نگاہ سے دیکھتا۔ اور اپنے رب کا شکوہ کرتا ہے۔ غرض یہ حاجتیں تو سب کو ہیں اور انبیاء، اولیاء و صدیقوں اور تمام منعم علیہ گروہ کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ مگر سعید الفطرت کے لئے وہ

تقرب الی اللہ

کا باعث ہو جاتی ہیں اور اس کو مزید انعامات کا وارث بنا دیتی ہیں اور شقی مضطرب ہو کر قلق کرتا ہے اور ناکام ہو کر سخط علی اللہ کر بیٹھتا ہے۔ کامیابی پر وہ مبتلا فی الشرک ہو جاتے ہیں اور ناکامی پر مایوس۔

مشکلات اور حوائج کیوں آتے ہیں؟

ان میں

باریک در باریک مصالح الٰہیہ

ہوتے ہیں۔ کیونکہ مشکلات میں وسائط کا حیلہ کرنا تو ضروری ہوتا ہے۔ اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً کا ثواب لینا بھی کیسی نعمت الٰہی ہے اور پھر ان میں حکمت ہوتی ہے کہ ان خدمات کے ثمرات ساعی جمیلہ ان کی فکر اور محنت پر اللہ تعالےٰ کو انعام دینا منظور ہوتا ہے اور اس طرح پر یہ سنن الٰہی باطل ہوتے ہیں۔ اور نہ سلسلہ علم ظاہری کا باطل ہوتا ہے۔

غرض

سچا اور پکا مومن

وہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت امام نے شرائط بیعت میں لکھا ہے کہ رنج میں راحت میں عسر میں یسر میں قدم آگے بڑھا دے۔ اس کا مطلب ہے کہ جب ان امور کا پیش آنا ضروری ہے تو ہر ایک حالت میں فرمانبردار انسان کو چاہیئے کہ ترقی کرتا رہے اور دعاؤں کی طرف توجہ کرے تا کامیابی کی راہیں اسے مل جائیں اور یہ ساری باتیں ابراہیمی ملت کے اختیار کرنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

ابراہیمی ملت کیا ہے

یہی کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو کہا۔ اَسْلِمْ تو فرمانبردار ہو جا۔ انہوں نے کچھ نہیں پوچھا۔ یہی کہا اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اسلام کسی دھوکہ کا نام نہیں۔ بلکہ

اسلام یہ ہے

کہ اپنی اصلاح کر کے اپنی اصلاح کر کے سچا نمونہ ہو۔ صلح و آشتی سے کام لے۔ فرمانبردار ہو۔ سارے اعضاء قلب، زبان۔ جوارح۔ اعمال و اموال اتقیاء و الٰہی میں لگ جائیں۔ منہ سے مسلمان کہلا لینا آسان ہے بشرک۔ حرص۔ طمع۔ اور جھوٹ سے گریز نہیں۔ زنا۔ چوری۔ غفلت اور کینہ۔ ایذا رسانی سے پرہیز نہیں۔ پھر کیسے ہے میں فرمانبردار ہوں۔ یہ دعویٰ غلط ہے۔ کیسا عجیب زمانہ تھا۔ جب یہ دعویٰ کہ نَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ۔ علی روس الاشہاد کئے جاتے تھے۔ ایسا ہی صحابیوں کی طرح مومن بننا چاہیئے۔ جس کی تصدیق جب خدا نے بھی فرمایا کہ ہاں سچ کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ کے مخلص عابد ہیں۔ مومن کو اَسْلِمْ کہنے کے ساتھ ہی اَسْلَمْتُ کہنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ یہی

نکتہ معرفت

کا ہے جو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ اور اسی کے نہ سمجھنے کی وجہ سے فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ کے مصداق ہو جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم مدارج تحقیقات پر پہنچے ہوئے ہیں۔ اس غلط خیال نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ اسی سے مشرکوں نے استدلال کر لیا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا اٰبَآءَنَا۔ غرض ایک

راستباز کی شناخت

کے لئے کبھی کوئی مشکل بہو و یا نفعاری یا منکرین امام پر نہ آتی۔ اگر وہ سمجھتے کہ پاک رسول نے کیا دعویٰ کیا۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ

ان کو کہدو کہ میں نے کوئی نیا دعویٰ نہیں کیا۔ نئے رسول کے لئے مشکلات ہوتی ہیں۔ لیکن جس سے پہلے اور رسول اور نواب اور ملوک اور راستباز گذر چکے ہیں۔ اسے ایسی مشکلات نہیں ہوتیں۔ جن ذرائع سے پہلے راستباز دل کو شناخت کیا ہے۔ وہی ذریعے اس کو شناخت کے

لئے کافی اور حجت ہے۔ تعلیم میں مقابلہ کر لے
ان کا چال چلن دیکھے کہ پہلے راستباز وں
جیسا ہے یا نہیں۔ دشمن کو دیکھے کہ اسی رنگ
کے ہیں یا نہیں۔ آدمی کو

ایک آسان راستہ

نظر آتا ہے۔ مگر خدا کے فضل سے مجھے محض اللہ
ہی کے فضل سے اس آیت سے کہ قُلْ مَا كُنْتُ
بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ کے بعد راستباز
کی شناخت میں کوئی مشکل نہیں رہتی۔
مگر یہ ہے کہ تعلیم الہٰی کے بغیر یہ سمجھ میں نہیں آ
سکتی۔ اور تعلیم الہٰی کے لئے

اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ قانون ٹھہرا دیا ہے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ۔ میں
پھر کہتا ہوں کہ ملت ابراہیم بڑی راحت بخش
چیز ہے۔ وہ ملت وہ سیرت کیا ہے؟ اَسْلِمْ
فرمانبردار ہو کر چلو۔ قَالَ اَسْلَمْتُ
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔
پھر اس ملت اور سیرت کو چونکہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے نفع بخش راحت اور نور
پایا تھا۔ اس لئے نہ صرف اپنے ہی لئے اس کو
پسند کیا بلکہ وَوَصّٰى بِهَا اِبْرٰهٖمُ الآية
یہی سیرت اور ملت کی ابراہیم نے اپنی اولاد
کو وصیت کی۔

ایک دانا انسان

اولاد کے لئے کوئی ضرر رساں چیز نہیں چاہتا
ہے بلکہ ان کے لئے مضبوطی۔ خوبصورتی
اور دیگر لوازم کی کیسی سعی کرتا ہے۔ اور کیوں؟
اولاد کی بہتری کے خیال سے یہ انسانی
سرشت میں ہے کہ وہ اولاد کی بہتری چاہتا
ہے۔ پھر ابراہیم جیسا اولوالعزم انسان
جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ
وَفّٰى۔ اس نے اپنی اولاد کے لئے کیا خواہش
کی ہوگی؟ وہ عمدہ خواہش۔ اس

وصیت ابراہیمی

سے ملتی ہے۔ اور اس دعا سے اس کا پتہ ملتا
ہے۔ جو انہوں نے کی۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ
فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ (الآية) اس
وصیت پر غور کر کے ہمیں اندازہ کرنا چاہیے
کہ ہم اپنی اولاد کے لئے کیا خواہش کرتے اور
کیا ارادہ رکھتے ہیں۔ الغرض یہی ملت یعنی
یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہونا۔ اور اس کے
احکام پر کاربند ہونا اسی کی وصیت اپنی
اولاد کو کی۔ اور اس کے پوتے کے بیٹے کریم
ابن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق کی بھی
یہی ملت تھی۔ اب تم سب اپنے اندر ہی اندر
سوچو کہ کیا خواہش اور ارادے رکھتے ہیں۔ میں نے
ایک شخص کو کہا کہ

قرآن پڑھا کرو

اس نے کہا کہ میری شان کے موافق کوئی قرآن
مجھے دے دو۔ میری سمجھ میں نہ آیا کہ کیوں
اس نے قرآن پر خرچ کرنے سے مضائقہ کیا۔
علی العموم لوگ یہی چاہتے ہیں کہ قرآن مفت
مل جاوے۔ اور اخراجات میں خواہ کسی
قدر بھی روپیہ خرچ کریں اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ قرآن کی طرف توجہ ہی نہیں۔ دیکھو
ہمارے امام کو الہام ہوا تھا کہ میں اس پر
ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ سورج کے
ہونے سورج کے وجود پر۔ وہ کہتا ہے کہ جن
کی خواہش اور محبت قرآن کریم سے نہ ہوگی
ان کی اولاد گندہ خراب خستہ ہوگی۔ اب
تم سب اپنی اپنی جگہ دیکھو کہ بیاہ شادی
اور معاشرت کے وقت کیا کیا خواہش ہوتی
ہیں۔ ایک طرف ان کو رکھو اور دوسری طرف
اس پیغام الہٰی پر غور کرو۔ جو امام کی معرفت
ملا ہے۔ پھر ابراہیم کا پوتا یعقوب اپنی اولاد
کو مخاطب کر کے کہتا ہے يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰى (الآية) اے میری اولاد اللہ تعالیٰ
نے تمہارے لئے ایک دین برگزیدہ کیا ہے۔
فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ
پس تم کو تاکید کرتا ہوں کہ تمہاری موت
نہ آوے مگر ایسے رنگ میں کہ تم مسلمان ہو۔
اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار رہتے ہو۔

انسان کو موت کا وقت معلوم نہیں

اور پتہ نہیں اس وقت حواس درست ہوں یا
نہ ہوں۔ اور پھر یہ امر اختیاری نہیں اس
لئے یہ عقدہ کس طرح حل ہو۔ ایک صحیح
حدیث نے اس مسئلہ میں میری رہنمائی کی ہے
اور اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان جب عمل
کرتا ہے تو فرشتے اس کے اعمال کو لکھتے جاتے
ہیں۔ سعادت کے اعمال بھی اور شقاوت
کے اعمال بھی اور موت کے قریب ان کی
میزان کی جاتی ہے۔ اور پھر وہ مقادیر الٰہیہ
سبقت کرتی ہیں۔ اگر وہ لوگوں کی نظر میں
نیک تھا پر اللہ سے معاملہ صاف نہیں یا اللہ
سے معاملہ صاف ہے مگر لوگوں کی نگاہ میں نہیں
تو وہ کتاب باعث ہوتی ہے کہ اس کا خاتمہ
اللہ کی رضا یا سخط پر جیسی صورت ہو۔ ہو۔
پس

ہر روز اپنے اعمال کا محاسبہ چاہیے

ایک صحابی نے ہمارے سرکار نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا تھا کہ جاہلیت میں میں نے کچھ صدقات
دیئے تھے۔ کیا وہ بابرکات ہوں گے؟ ارشاد
ہوا کہ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا اَسْلَفْتَ۔ یہ
اسلام ان ہی کی برکات سے تجھے نصیب ہوا
ہے۔ معرفت علی الاسلام اس طرح نصیب ہو
سکتی ہے کہ انسان ہر روز محاسبہ کرتا رہے
اور اللہ تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف کرے۔
اگر تعلقات صحیح نہ ہوں۔ تو

توبہ کے دروازے بند

ہو جاتے ہیں۔ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ
(الآية) تم تو موجود تھے شاہد ہے اسلام
گواہی دیتے ہیں۔ کہ یعقوب نے آخر
وقت کیا ارشاد کیا۔ کس کی اطاعت کرو گے
انہوں نے کہا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ ہم اللہ کے
فرمانبردار رہیں گے۔ جو تمہارا اور اسحاق
اور ابراہیم کا معبود تھا۔ وَنَحْنُ لَهٗ
مُسْلِمُوْنَ۔ ہم ہمیشہ اسی کے فرمانبردار
رہیں گے۔ پس یہ حق وصیت کا ہے۔ اور
تمام وصیتوں کا عطر اور اصل مقصد یہی
ہے جو تمہارے سامنے پیش کیا ہے اور
یہ وصیت ہے اس شخص کی جو ابوالانبیاء
اور ابوالحنفاء ہے۔
اور اسی کی وصیت کو میں نے تمہارے سامنے
پیش کیا ہے۔ پس تم اپنے کھانے، پینے،
لباس، چستی، رنج، راحت، عسر، یسر،
افلاس، دولت مندی، صحت اور مرض
اور آنات و صبح میں اسی اصول کو مدنظر رکھو کہ

اللہ کی فرمانبرداری

سے کوئی قدم باہر نہ ہو۔ پس یہ وصیت
تمام وصیتوں کی ماں ہے۔ اللہ تعالیٰ
تمہیں توفیق دے کہ ہر حال میں تمہیں
اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری مدنظر رہے۔
اور یہ ہو نہیں سکتی۔ جب اللہ تعالیٰ سے
بغاوت ہو۔ اور یہ بھی بغاوت ہے کہ اللہ
تعالیٰ ایک کو بڑا بناتا ہے اور اس کو برگزیدہ
کرتا ہے مگر یہ اس کی مخالفت کرتا اور اس سے
انکار کرتا ہے۔ یہودیوں نے اس قسم کا دعویٰ
کیا ہے جو وہ رسالت اور نبوت۔ کے منکر
ہیں۔ یہ بغاوت ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے
کہ وہ اسلام پر ہو اور وہ گویا ارادہ الٰہی کا دشمن
اور باغی ہے۔
پس اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ
کی دعا کرو۔ مسلم پر ناز اور گھمنڈ نہ کرو۔ یہ تنگی
میں راحت میں اور عسر و یسر میں قدم آگے
بڑھاؤ۔

خطبہ ثانی

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ
الْاِحْسَانِ (الآية) اس آیت میں
بڑے حکم ہیں۔ پہلا حکم عدل کا ہے۔ ایک
عدل و انصاف بندوں کے ساتھ ہے۔
دیکھو ہم نہیں چاہتے کہ کوئی ہم سے فریب
کرے یا ہمارا نوکر ہو تو وہ ہماری خلاف
ورزی کرے۔ پس ہم کو بھی لازم ہے کہ اگر ہم
کسی کے ساتھ خادمانہ تعلق رکھتے ہیں تو اپنے
مخدوم و محسن کی خلاف ورزی نہ کریں۔ اپنے
فرائض منصبی کو ادا کریں۔ اور کسی سے کسی قسم
کا مکر و فریب اور دغا نہ کریں۔ یہی عدل ہے۔
پس
ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں مپسند
یہ عدل باہم مخلوق کے ساتھ ہے اور پھر جیسے
ہم اپنے محسنوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔
اسی طرح

اللہ تعالیٰ کے ساتھ

جو محسنوں کا محسن اور مربیوں کا مربی اور
رب العالمین ہے اس کے ساتھ معاملہ کرنے میں
عدل کو ملحوظ رکھیں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک
نہ کریں۔ اور اس کی اور مقابل تجویز نہ کریں۔
اس کے بعد

دوسرا حکم احسان کا ہے

مخلوق کے ساتھ یہ کہ نیکی کے بدلے نیکی کرتے
ہیں۔ اس سے بڑھ کر سلوک کریں۔ اللہ تعالیٰ
کے ساتھ احسان یہ ہے کہ عبادات کے وقت
ہماری یہ حالت ہو کہ ہم گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھتے
ہیں۔ اور اگر اس مقام تک نہ پہنچیں تو کم سے کم
کہ وہ ہم کو دیکھتا ہے۔
پھر

تیسرا حکم اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى کا ہے

ذی القربیٰ کے ساتھ تعلق اور سلوک انسان کا
فطری کام ہے۔ جیسے ماں باپ بھائی بھائی کے
لئے اپنے دل میں جوش پاتا ہے۔ اسی طرح اللہ
کی فرمانبرداری میں متوالا ہو۔ کوئی غرض مدنظر
نہ ہو۔ گویا محبت ذاتی کے طور پر اللہ تعالیٰ
کی فرمانبرداری ہو۔
پھر

چوتھا حکم یہ ہے

اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے ہر قسم کی بے حیائیوں۔
نافرمانیوں اور دوسرے کو دکھ دینے والی باتوں
سے اور ان بغاوتوں سے جو اللہ جل شانہٗ یا
حکام یا بزرگوں سے ہوں۔ اور آخر میں یہ ہے
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔
اللہ تعالیٰ تمہیں وعظ کرتا ہے۔ غرض اور مقصد
الٰہی یہ ہے کہ تم اس کو یاد رکھو۔ دو قسم کے وعظ
ہوتے ہیں۔ اور دو ہی قسم کے سننے والے۔

وعظ کی دو قسمیں یہ ہیں

کہ کچھ پیسے مل جاویں اور یا مدح سرائی ہو۔ کہ خود کو معظم
بنانے والا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارے وعظ
میں یہ دونوں باتیں نہیں۔ بلکہ وہ محض نصیحت کے
لئے کہتا ہے۔ جو کہتا ہے۔ اور سننے والوں میں
سے ایک قسم کے لوگ وہ ہوتے ہیں۔ جو کو اس

بہوہ ضلع فتحپور (یو۔ پی) میں جماعت احمدیہ کی طرف سے

عظیم الشان اور کامیاب تبلیغی جلسہ

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ثاقب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

امسال امروہہ کانفرنس کے موقعہ پر موضع بہوہ کے بعض افراد کی خواہش کے مطابق پروگرام بنایا گیا کہ یہاں پر بھی ایک تبلیغی جلسے کا اہتمام کیا جائے۔ چنانچہ اس کانفرنس سے فراغت کے بعد حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے اس جلسہ کے انتظام کے لئے بہوہ بھیج دیا۔ چنانچہ خاکسار مکرم محمد سعید صاحب سولیجہ کے ہمراہ کانپور روانہ ہو گیا۔

موضع بہوہ کانپور سے شمال کی طرف قریباً کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہ ایک بڑا گاؤں ہے۔ اس کی اکثریت ہندو احباب کی ہے۔ اور جو مسلمان ہیں ان کی حالت یہ ہے کہ ان کی وضع قطع اور رہن سہن بالکل ہندوؤں ہی کی طرح ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے یہاں سعید روحیں رکھی ہوئی ہیں۔ ان کو ضرور ظاہر کرنا ہے۔ اور ان کو اسلام کی خدمت کے لئے منتخب کر لینا ہے۔

جلسہ کے لئے حکام سے اجازت

احمدیہ تبلیغی جلسہ کے لئے یہ گاؤں بالکل اجنبی تھا۔ اور نہ ہی اس سے قبل اس قسم کا جلسہ کبھی یہاں ہوا تھا۔ اور نہ ہی یہاں پر کوئی احمدیت کا عقیدتمند یا آشنا تھا۔ بلکہ موضع مذکور کے بعض شرپسند مسلمانوں نے ہمارے اس جلسہ کے خلاف قبل از وقت بہت ہی غلط پراپیگنڈا کر رکھا تھا اور مشہور کر رکھا تھا کہ احمدیوں کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور یہ حکومت کے سخت مخالف ہیں۔

چنانچہ اس ناموافق ماحول میں اجازت کا ملنا ظاہری طور پر مشکل ہو گیا تھا۔ لیکن جیسا کہ خدا تعالیٰ ایسے موقعہ پر اپنی طرف سے خاص قسم کی تائید فرماتا ہے۔ اور مخالفین کی تمام کوششوں کو خاک میں ملاتا ہے۔ اس نے معجزانہ رنگ میں ہماری مدد فرمائی چنانچہ اس سلسلہ میں خاکسار اور مکرم محمد سعید صاحب سولیجہ صدر مجلس استقبالیہ بہوہ پہلے تو ڈپٹی ایس۔ ڈی۔ ایم فتحپور جناب بنارسی داس جی سے ملے۔ اور ان کی خدمت میں جلسہ کی اجازت کے لئے ایک درخواست پیش کی۔ بجائے اس کے کہ جناب محترم خود اجازت مرحمت فرماتے انہوں نے بہوہ کے تھانہ للولی (Lalouli) کو درخواست برائے رپورٹ مارک کر دی۔ چنانچہ ہم وہ درخواست پولیس چوکی للولی لے گئے۔ وہاں پر تھانیدار صاحب نے کہا کہ یہ علاقہ بہت خطرناک ہے اور آئے دن کوئی نہ کوئی کیس (Case) ہوتا ہی رہتا ہے۔ اس لئے جب تک ہم اس گاؤں میں جا کر خوب تسلی نہیں کر لیتے تب تک اجازت دینا ناممکن ہے۔ چنانچہ اگلے ہی دن تھانیدار صاحب نے خود بہوہ میں حالات کا جائزہ لینے کے لئے آئے۔ اور امید افزاء رپورٹ مکرم ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب کو ارسال کر دی۔ آخر کار خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے اور احباب جماعت احمدیہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں ایسے ناسازگار حالات میں جلسہ کی اجازت مل گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ کی تشہیر

اجازت مل جانے کے بعد خاکسار اور مکرم صدر صاحب مجلس استقبالیہ بہوہ سے کانپور چلے آئے۔ اور یہاں پر مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ اور مکرم انوار احمد صاحب ایڈمنسٹریٹر کانپور کے تعاون سے ہینڈ بل اور بڑے پوسٹر ہندی اور اردو میں طبع کروائے گئے۔

اگلے دن خاکسار نوجوان خدام کے ہمراہ کانپور سے بہوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ بہوہ پہنچ کر مقامی سرکردہ احباب کے علاوہ مضافات کے احباب میں ہینڈ بل بانٹے گئے۔ اور بڑے پوسٹر دیواروں پر اور تمام ہجوم کی جگہوں پر چسپاں کئے گئے۔ ہینڈ بل اور پوسٹروں کے علاوہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سے بہوہ کے نزدیکی شہر فتحپور میں منادی کروانے کا بھی پروگرام بنایا گیا تھا۔ اس موقعہ پر بھی خدا تعالیٰ نے خاص طور پر تائید و نصرت فرمائی۔ وہ یہ کہ فتحپور کے شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ تھی۔ جس کی وجہ سے کسی قسم کی منادی کرنے پر پابندی تھی۔ لیکن اس موقعہ پر بھی جناب ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب نے ہمارے ساتھ پورا تعاون کیا۔ اور اجازت دیدی۔ چنانچہ برادرم محمد سعید صاحب سولیجہ اور برادرم ظفر عالم صاحب سولیجہ نے اس کام کو نہایت عمدگی سے سرانجام دیا۔

جلسہ گاہ کا ماحول

جلسہ شام ٹھیک ۸ بجے رکھا گیا تھا۔ اسٹیج کو ہر طرح سے مزین کیا گیا تھا۔ جلسے کے آغاز کے وقت پنڈال میں جس قسم کا ماحول تھا اس سے تو ہر آنکھ رکھنے والا یہ اندازہ بخوبی لگا سکتا تھا۔ کہ اس مشتعل ماحول میں جلسہ ہونا نہ صرف مشکل ہی ہے بلکہ ناممکن ہے۔ اس دفعہ یہ گاؤں کے ایک سرکردہ جناب اندرپال سنگھ جی کا ذکر نہ کرنا ناشکر گذاری ہوگی۔ انہوں نے عوام کو قابو میں رکھنے اور اشتعال انگیزی سے روکنے میں اپنا اثر و رسوخ پورا پورا استعمال کیا۔ پھر بھی ایک عنصر ایسا تھا۔ جس کی ڈیوٹی صرف یہ لگائی گئی تھی۔ کہ ان "قادیانیوں" کا جلسہ نہیں ہونے دینا۔ اس سے بڑھکر اس وقت زیادہ حیرت ہوئی۔ جب ایک مقامی مسلمان نے یہ بتایا کہ ہم جب شام کو جلسہ پر آ رہے تھے تو بھی چند مسلمانوں نے جلسہ پر آنے سے روکا۔ اور یہ کہا کہ دیکھو ان کے جلسہ میں نہ جاؤ۔ اگر اس جلسہ میں حاضری زیادہ ہو گئی۔ تو یہ لوگ آئندہ بھی جلسہ کرتے رہیں گے۔ اس لئے تم نہ جاؤ۔ لیکن پھر بھی ہم دوسرے راستے سے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ بہرحال مخالفت اس حد تک کی گئی کہ ہر ممکن کوشش سے جلسہ کو کسی طرح ناکام بنا دیا جائے۔ لیکن ارشاد خداوندی کے مطابق کہ مخالفین کی منہ کی پھونکوں سے اللہ کا نور نہیں بجھ سکتا۔ ہمارا جلسہ بے حد کامیاب رہا۔ اور تقریباً چھ صد افراد کی حاضری ہوئی۔

کارروائی جلسہ عام

اسی مخدوش ماحول میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی جس کی صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک مکرم مولانا بشیر احمد صاحب خادم نے کی۔ اور بعد ازاں آنموصوف نے ہی ایک نعت رسول نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ جس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ پنڈال میں عوام کا بے جا جوش اور اشتعال دیکھتے ہوئے صدر محترم جناب مولانا امینی صاحب نے بڑے ہی محبت بھرے لہجہ میں چند منٹ سامعین سے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ معزز بھائیو! ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کو بعض شرپسندوں کے غلط پروپیگنڈہ نے مشتعل کیا ہے۔ لیکن آپ سب سے پہلے ہمیں سنئے کہ ہم کیا کہتے ہیں۔ اور ہمارا اپرچار کیا ہے؟ پھر اگر آپ کو ہماری باتیں بری لگیں تو آپ کو پورا پورا حق پہنچتا ہے۔ اگر یہ بھی نہیں تو ہم اتنی دور سے آپ کے گاؤں میں اسلام کی باتیں بتانے کے لئے آئے ہیں۔ ہمیں کم از کم اپنا مہمان ہی سمجھ کر ہماری خاطر و مدارات کیجئے۔ لیکن شور ابھی کافی تھا۔

بعد ازاں انچارج مولانا مولوی بشیر احمد صاحب انچارج مبلغ یو پی نے شری کرشن جی مہاراج کی سیرت پر علمی رنگ میں روشنی ڈالی۔ موصوف محترم نے فرمایا کہ آج کل تمام مذاہب کی ایسی حالت ہو گئی ہے کہ وہ اپنی اصلیت سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ آنمحترم نے قرآن کریم کی آیات اور شری رام بھگوت گیتا کے شلوکوں سے ایک موعود اقوام عالم کی آمد ثابت کی۔ نیز تقریر کے آخر میں ہندو مسلم اتحاد پر بھی بڑی پرمغز بحث فرمائی۔

اس تقریر کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب خادم نے شری کرشن جی مہاراج کی مدح میں بڑے ترنم سے نظم سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ دوسرے نمبر پر خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ساکنان عالم میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے قرآن مجید اور احادیث نیز بعض پیشگوئیوں سے حضرت مسیح موعود کا مفصل ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ان علامات کے مصداق تھے۔ ... نے خدا ... [illegible]

... وقت کچھ مزہ آتا ہے۔ اور پھر باد کچھ بھی نہیں رہتا۔ دوسرے بالکل نوع بے کار ہے ... سو ایسے فہم کے سننے والے نہ ہوں۔ بلکہ وعظ کی اس غرض کو ملحوظ رکھو ... اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ آمین۔

(الحکم جلد ۶ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۲ء)

پر خود پر روشنی ڈالی ۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل تھیں ۔ تقریر کے آخر میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششیں جو دنیا کے کونے کونے میں پہنچ چکی ہے بیان کی

اس کے بعد آخری تقریر جناب مولانا شریف احمد صاحب امینی نے بڑے ہی موثر انداز میں سیرت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریباً پون گھنٹہ تک فرمائی ۔ اس تقریر میں آنموصوف نے احمدیت پر کئے جانے والے بعض اعتراضات کا جواب بڑی ہی خوش اسلوبی کے ساتھ دیا ۔ خصوصاً مسئلہ ختم نبوت اور وفات مسیح علیہ السلام ۔ جس سے حاضرین متاثر ہوئے اور تقریباً ساڑھے دس بجے یہ جلسہ بڑی ہی کامیابی کے ساتھ دعا کے ساتھ ختم ہوا ۔

جلسہ کے بعد کچھ مسلمان احباب ہماری قیام گاہ پر آگئے ۔ اور اختلافی مسائل پر رات کے تین بجے تک تبادلۂ خیالات ہوتا رہا ۔ اس گفتگو سے مسلمانوں کی ہمارے بارے بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا ۔ اور دوست خوب لطف اندوز ہوئے ۔ سب سے بڑھ کر بھوہ کے ایک نزدیکی گاؤں "تینی" کے مولوی نادر خاں صاحب جو وہاں کے پیش امام ہیں اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے ہماری تبلیغ اپنے دوسرے غیر احمدی مولوی کو کرنی شروع کر دی ۔

بیعتیں

اس موقعہ پر موضع بھوہ میں خدا تعالیٰ نے تین دوستوں کو بیعت کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی ۔ جن کے اسماء علی الترتیب یہ ہیں ۔ مکرم خدا بخش صاحب ۔ مکرم کریم بخش صاحب اور مکرم جمیل احمد صاحب بی ۔ اے ۔ خدا تعالیٰ ان دوستوں کو استقامت بخشے ۔ اور ہر طرح سے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

اس جلسہ سے عام لوگوں پر اتنا اچھا اثر ہوا کہ کوئی بھی اس کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکتا ۔ خصوصاً انسپکٹر صاحب محکمہ جنگل اور انچارج صاحب فیملی پلاننگ بورڈ اور بعض دوسرے سرکردہ احباب نے یہ خواہش بڑی شدت سے ظاہر کی کہ اس قسم کے جلسے آئندہ بھی جاری رکھے جائیں تاکہ لوگوں کو اسلام کی باتوں سے آگاہی ہوتی رہے ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک اثرات تادیر قائم رکھے ۔ تاکہ یہ علاقہ بھی احمدیت کے نور سے منور ہو کر اپنی تشنگی کو بجھا سکیں لہٰذا خدا تعالیٰ ہمارے مبلغین کرام کی عمروں *

*۔ میں برکت دے ۔ ان کی زبان میں تاثیر پیدا کرے ۔ تاکہ وہ لوگوں تک حقیقی اسلام پہنچا سکیں اور دنیا اپنا تعلق اپنے مولیٰ حقیقی سے پیدا کر کے خدا کے فضلوں اور رحمتوں کو حاصل کرنے والی بن جائے ۔

(یک ممبر)

روحانیت کا موسم بہار ـــ رمضان المبارک

از عزیز مظفر احمد ناصل متعلم درجہ ثالثہ مدرسہ احمدیہ قادیان

رمضان المبارک چمنِ روحانیت کے لئے موسم بہار ہے ۔ اس سے دلوں میں نور اور نیکیاں اور عزائم میں تازگی و پختگی پیدا ہوتی ہے ۔ اور اس مبارک مہینہ میں منبع خیر سے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی بے پایاں تقسیم شروع ہوتی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ اس بحر بے کراں سے تمام مشرقین و مغربین کو وافر حصہ عطا فرماتا چلا جائے تو اس میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی کہ ایک سوئی کے ناکہ کو ہم سمندر میں ڈبو کر اس سے پانی نکالیں ۔

۱۔ تقویٰ اللہ

خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو روزہ کا حکم دے کر اس کی علت غائی لعلکم تتقون کے مبارک الفاظ میں حصولِ تقویٰ قرار دی ہے ۔ اور تقویٰ وہ بیج ہے جس سے بہت سی نیکیاں پھوٹتی ہیں ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

پس اس جڑ کو حاصل کرنے کا ایک عظیم ذریعہ روزہ بھی ہے ۔ جس کا التزام ہر مومن کے لئے فرض ہے ۔

۲۔ صبغۃ اللہ

ایک عاشق صادق کے عشق کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے معشوق کی محبت میں اتنا فنا ہو جائے کہ اس کو اپنا وجود محسوس نہ ہو اور تمام اخلاق و اطوار اپنے معشوق کے ہی اپنا لے ۔ اور اسی کے رنگ میں رنگین ہو جائے ۔ ایک مومن کا معشوق حقیقی خدا کی ذات ہے ۔ اس کی حقیقی محبت و عبادت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اپنے اخلاق و صفات اللہ تعالیٰ کے اخلاق و صفات کے مطابق بنائے ۔ چنانچہ روزہ میں بھی ایک روزہ دار وقتی طور پر خدا کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہے اور یہ چیز روزہ کی تعریف پر غور کرنے سے ظاہر ہوتی ہے ۔ روزہ یہی ہے کہ انسان کھانے پینے اور جنسی خواہش سے رکا رہے ۔ الغرض کہ ایک مومن کوشش کرتا ہے کہ جس طرح اس کا خدا کھانے پینے اور جنسی تعلقات سے پاک ہے اسی طرح وہ بھی بن جائے ۔

۳۔ امن و سلامتی

رمضان المبارک اور روزہ نہ صرف انفرادی طور پر انسان کی اخلاقی و روحانی قدریں بڑھاتا ہے بلکہ یہ موسم بہار تمام معاشرہ میں اخلاقیت و روحانیت کی باد نسیم چلا دیتا ہے اور مومنوں کے گھروں میں امن و سلامتی کا ماحول پیدا کر دیتا ہے ۔ چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا ہے

" الصیام جنّۃٌ ، فلا یرفث ولا یجہل وان امرؤ قاتلہٗ اوشاتمہٗ فلیقل انی صائمٌ "

ترجمہ ۔ روزہ گناہوں کے مقابلہ پر ڈھال ہے پس روزہ دار لغو باتیں نہ کرے اور نہ جاہلانہ افعال کا مرتکب ہو ۔ اگر اس سے کوئی لڑائی کرے یا گالی گلوچ دے تو یہ کہہ دے کہ میں تو روزہ دار ہوں ۔

ظاہر ہے کہ اس ہدایت کی پابندی سے جو معاشرہ تیار ہوگا وہ یقیناً امن و سلامتی کا حامل ہوگا

۴۔ باہمی ہمدردی

رمضان المبارک میں مومنوں کے احساس ہمدردی بیدار ہو جاتا ہے ۔ ذاتی تجربہ سے غریب بھائیوں کی تنگدستی کا احساس بڑھ جاتا ہے ۔ رسول اللہ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے صدقہ و خیرات میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے ۔ اسی وجہ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کو " شھر المواساۃ " فرمایا ہے ۔ اور صدقہ و خیرات باہمی ہمدردی اور اس کی جزا کی طرف مومنوں کو توجہ دلاتی ہے ۔

۵۔ روحانی معاشرہ

اس مبارک مہینہ میں دعاؤں کی اجابت کے آسمانی دروازے خصوصیت سے وا ہوتے ہیں ۔ اور قرآن کریم میں ماہ صیام کے ذکر کے سلسلہ میں فرمایا ہے

اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۔

ایسے حئی و زندہ کی موجودگی میں وہ کون سچا مسلمان ہوگا جو بارگاہ الٰہی میں مجسم دعا بن کر جھک نہ جائے ۔

(۶) پھر اسی مبارک مہینہ میں رات کو نماز نوافل و نماز تہجد ہے ۔ اور ایک روزہ دار دن میں بھی قرآن پاک کی بکثرت تلاوت اور خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و صلوٰۃ بھیجنے میں گذارتا ہے ۔ تو اس کو اس مبارک مہینہ میں ایک نئی زندگی نیا نور اور نئی روحانیت میسر آتی ہے گویا اس کی زندگی کی خزاں بہار سے بدل جانے کا زریں موقعہ ہے ۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس مبارک مہینے کی روحانی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق دے ۔ آمین ۔

غانا میں پندرہ افراد کا قبول حق
اور
ایک نئی جماعت کا قیام

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر امیر غانا کی طرف سے یہ خوشخبری موصول ہوئی ہے کہ ماہ ستمبر میں ہمارے مبلغین کرام کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں مغربی غانا کے سنٹرل ریجن EKUMFI سرکٹ میں NSAMPA کے مقام پر پندرہ افراد نے حق کو قبول کیا ۔ اور اب وہاں ایک نئی جماعت قائم ہو گئی ہے ۔ الحمد للہ ۔ اس علاقے میں قائم ہونے والی یہ پہلی جماعت ہے ۔

احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں استقامت بخشے ۔ اور ہمارے مبلغین کرام کو بہترین رنگ میں خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے تا وہاں جلد تر اسلام غالب آجائے ۔ آمین ۔

میرا سفرِ قادیان

از مکرم عبد الحمید صاحب جگو آف ماریشس حال مقیم کلکتہ

عزیز مکرم عبد الحمید صاحب جگو — زینی ماریشس کے نوعمر احمدی طالب علم ہیں۔ جو اس وقت کلکتہ میں گریجویشن کر رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ قانون کی اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے۔ تاکہ جماعت احمدیہ ماریشس کے احباب کی اس جہت سے خدمت کر سکیں۔ یہ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہیں۔ پہلی بار زیارت کے لئے ۲۸ر ستمبر ۱۹۷۱ء کو قادیان آئے اور یہاں سے کلکتہ جاکر اپنے تاثرات لکھے جو احباب کے استفادہ کے لئے درج ہیں۔
(ایڈیٹر بدر)

مسلسل دو برس سے میرے دل میں یہ خواہش موجزن تھی کہ میں اپنے مذہبی مرکز قادیان کا دیدار کروں ستمبر گذشتہ میں یہ موقع میسر آیا اور میں ۲۸ر تاریخ کو وہاں وارد ہوا۔

قادیان جو پہلے ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ اب مادی طور پر ایک خوشحال شہر ہے۔ روحانی میدان میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ کا ایک مضبوط مرکز ہے۔ اپنی روحانی پاکیزگی اور ایمان کی ترقی کی خاطر بے شمار لوگ یہاں کھنچے چلے آتے ہیں۔ جن کے لئے یہاں کے سادہ ماحول میں لاکھوں اسباق پوشیدہ ہیں۔ مبارک ہیں جو اس سمندر میں غوطہ لگاتے ہیں۔ یہاں جماعت کے افراد کی تعداد تقریبًا گیارہ صد ہے۔ ان لوگوں کی ممتاز خصوصیت ان کا جذبۂ ایثار ہے۔ حضرت مولوی عبد الرحمان صاحب امیر جماعت (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ میں سے ہیں) کی شخصیت سے مرعوب ہوئے بغیر کوئی بھی نہیں رہ سکتا اس بڑھاپے کی عمر میں بھی جماعت کے ایک کلیدی عہدہ پر فائز ہیں۔ اور بڑی خوش اسلوبی سے اپنا کام سرانجام دیتے ہیں۔ اس ضعیف العمر بزرگ کو مصروفِ کار دیکھ کر میرے دل میں بھی ایک طرح کے رحم کے جذبات پیدا ہوئے۔ اور میں ان سے کہے بغیر رہ نہ سکا۔ مولوی صاحب آپ کی عمر تقریبًا اسّی سال ہے۔ آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔

"نہیں میرے بیٹے۔ ہمارے سروں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ہم لوگوں کے پاس آرام کے لئے وقت نہیں"

اسلام کی خدمت کے لئے اپنا آخری سانس تک قربان کر دینے کے اس جذبہ کو دیکھ کر میں ان کی شجاعت کا قائل ہو گیا اس کے بعد احمدیت کی ترقی کے امکانات کی طرف گفتگو کا موضوع بدل گیا۔ مجھے کامل یقین تھا احمدیت کے غلبہ کے دن قریب ہیں۔ انہوں نے کہا جس طرح پو پھٹنے کے بعد روشن دن کا آنا ضروری ہے۔ اسی طرح اب اسلام کا غلبہ مقدر ہے۔ اور یہ خدائی تقدیر ہے۔

یہ ولولہ رکھنے والے اور بھی بے شمار احمدی ہیں۔ جو قادیان میں بستے ہیں۔ ان میں ممتاز ترین شخصیت مرزا وسیم احمد صاحب کی ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ غریبوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں۔ ان کے خلوص اور کم گوئی نے مجھے بہت متاثر کیا ان کی یاد داشت حیرت انگیز ہے۔ مہینوں قبل جو خطوط میں نے لکھے تھے۔ ان کی باتیں بھی انہیں یاد تھیں۔ جب میں مہمان خانہ میں بیمار ہو گیا تو وہ مجھے دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ ان کا مشفقانہ سلوک میں ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ ایک احمدی درویش ڈاکٹر بشیر صاحب کو انہوں نے میرا خاص خیال رکھنے کو کہا۔ ایک اور احمدی بھائی کو ہدایت کی کہ رات بھر میرے پاس رہیں بلاشبہ وہ ایک مصروف ترین آدمی ہیں۔ سارے ہندوستان کے لئے ناظر تبلیغ ہونے کے علاوہ اور بھی کئی بھاری بھاری ذمہ داریاں ان کے کندھوں پر ہیں۔ ان کے ماتحت ان کی بہت عزت اور فرمانبرداری کرتے ہیں۔

قادیان کے احمدی بھائی بے شک غریب ہیں۔ لیکن میں نے کبھی کسی کی زبان سے کوئی شکوہ نہیں سنا ہر کسی کو اطمینان قلب میسر ہے۔ ان کی اطاعت اور فرائض کی انجام دہی کے لئے مستعدی قابل رشک ہے۔ میں نے ان میں کوئی فقیر نہیں دیکھا سادگی ان کا شیوہ ہے مجھے ان کے ساتھ آزادی سے گھلنے ملنے کا موقع ملا ماریشس کے ایک بھائی کو اپنے درمیان دیکھ کر تقریبًا سب نے بے پایاں مسرت کا اظہار کیا۔ میں ان سے اتنا قریب ہو گیا گویا برسوں سے ان کے درمیان رہ رہا ہوں یہ لوگ گویا اس قرآنی آیت کی تفسیر ہیں:-

"اور چاہیئے کہ ایسے لوگوں کی ایک جماعت تمہارے درمیان رہے جو نیکی کی تلقین کرے اور بدیوں سے منع کرے اور یہی لوگ ہیں جو فلاح پائیں گے"

(آل عمران آیت ۱۰۵)

میں نے مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک گول کمرہ اور مقبرہ بہشتی کی زیارت بھی کی کالج بھی دیکھا جس کے پرنسپل ہمارے موجودہ امام بھی کسی زمانہ میں رہ چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مزاروں کی زیارت بھی کی۔

میری تمنا تھی کہ کاش حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھا ہوتا۔ مگر برسوں قبل ان کا وصال ہو گیا ہوا ہے۔ جو بیج انہوں نے لگایا تھا۔ آج وہ ایک مضبوط اور باثمر درخت کی شکل اختیار کر گیا ہے اور تمام دنیا اس کی گواہ ہے۔ اگر مسیح موعودؑ سچے نہ ہوتے۔ جیسا کہ بعض نادان کہتے ہیں تو کیا ایسی عظیم الشان ترقی حاصل ہو سکتی؟

نہیں اور ہرگز نہیں

جب میں پہلی اکتوبر کو قادیان سے واپسی کے لئے روانہ ہوا تو میں نے محسوس کیا کہ میں ہنوز تشنہ ہوں میری دعا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ میں۔

بار بار قادیان
کی زیارت
کروں
گا۔

اعلانِ دعا و اظہارِ تشکر

حیدرآباد ۸ر اخاء (اکتوبر) بروز جمعہ بعد نماز عصر عزیز ناصر احمد صاحب ابن مکرم محمد سلیمان صاحب مرحوم کی دکان بیٹری چارجنگ افتتاح ہوا

مکرم محترم عبد العزیز خان صاحب عرف داؤد میاں کی یہ بھی ایک نمایاں خدمت اور کارِ خیر ہے کہ موصوف نے متعدد احمدی نوجوانوں کو یہ کام سکھا کر برسرِ روزگار بنا دیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اس موقعہ پر مکرم عبد العزیز خان صاحب کے علاوہ حضرت امیر صاحب خاکسار اور دوسرے احباب بھی مدعو تھے۔ محترم الحاج حضرت سیٹھ معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے رقت آمیز اجتماعی دعا کرائی اور حاضرین کی ناشتہ چائے سے تواضع کی گئی۔ اس موقعہ پر عزیز ناصر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے امانت بڑہ میں ۱۰/ روپے تشرواشاعت میں ۵/ روپے چندہ ادا کیا فجزاہ اللہ احسن الجزاء بزرگان سلسلہ اور احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس افتتاح کو عزیز موصوف اور سلسلہ کے لئے روحانی و جسمانی اعتبار سے بابرکت بنا دے اور عزیز موصوف کو بہت برکت عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے

خاکسار:- عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے

قلعۂ محمدی کا دفاع اور اسلام کا جوابی حملہ

از مکرم جناب مسعود احمد صاحب دہلوی مدیر روزنامہ "الفضل" ——— ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد جہاں ایک طرف دینِ اسلام کا احیاء اور شریعت کا قیام تھا۔ دوسری طرف ایک اہم مقصد یہ بھی تھا۔ کہ آپؑ قلعہ محمدی پر ہونے والے حملوں کا کامیاب دفاع کریں۔ اور نہ صرف دفاع کریں بلکہ اسلام پر حملہ آور ہونے والوں کے خلاف اسلام کی طرف سے جوابی حملہ کا آغاز کر کے دنیا میں غلبہ اسلام کی راہ ہموار کر دکھائیں۔ جس زمانہ میں آپؑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے اس وقت اسلام اور قلعہ محمدی پر چاروں طرف سے بے پناہ حملے ہو رہے تھے۔ چنانچہ ان حملوں اور ان کے نتیجہ میں رونما ہونے والے روح فرسا حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

ان حالات میں ضروری تھا کہ ایک فتح نصیب جرنیل اُٹھے اور قلعۂ محمدی پر ہونے والے ان حملوں کا دفاع کرے اور نہ صرف دفاع کرے بلکہ اسلام کی طرف سے خود حملہ آوروں کے خلاف زبردست حملوں کا آغاز کر کے ان کو شکست فاش دے تا دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو اور وہ مشرق و مغرب کے امصار و دیار، میدان و ریگ زار، خشکی و تری الغرض ہر جگہ اور ہر علاقہ میں پھیلتا اور غالب ہوتا چلا جائے۔ جہاں تک قلعۂ محمدی پر ہونے والے حملوں کا تعلق ہے آپؑ نے خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے دفاع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے...... مجھے بھیجا ہے تاکہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے۔ اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملوں سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں"۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص۲۵۱)

نیز اسلام پر ہر چہار طرف سے ہونے والے حملوں اور ان کے خلاف قلعۂ محمدی کے دفاع کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا:۔

"ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائینسوں اور مکائد کی رُو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر جو حملہ کرنا چاہا ہے اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائینس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اُتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں"۔

(ملفوظات جلد اوّل ص۵ و ص۶)

ایک دنیا جانتی ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسرے مذاہب کی طرف سے قلعہ محمدی پر ہونے والے حملوں کے دفاع کا فریضہ اس شان سے ادا فرمایا کہ اپنے اور پرائے سب عش عش کر اُٹھے کسی مذہب میں بھی یہ جرأت یہ حوصلہ اور یہ ہمت باقی نہ رہی کہ وہ اسلام کے اس فتح نصیب جرنیل اور اس کی قائم کردہ جماعت کے سامنے دم مار سکے لیکن آپ صرف قلعہ محمدی کا دفاع کرنے کی غرض سے ہی مبعوث نہیں ہوئے تھے۔ آپؑ کی بعثت کی ایک بنیادی غرض یہ بھی تھی۔ کہ آپ تمام حملہ آور مذاہب پر اسلام کی طرف سے جوابی حملہ کر کے سب کو مغلوب کر دکھائیں اور ان کے مغلوب ہونے کے نتیجہ میں اسلام دنیا میں غالب آئے بغیر نہ رہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی بعثت کے آغاز میں ہی قلعہ محمدی کے کامیاب دفاع کی ہی خبر نہیں دی۔ بلکہ یہ بشارت بھی دی کہ وہ وقت آتا ہے کہ اسلام جو آج بتیس دانتوں میں گھری ہوئی زبان کی طرح بے بس نظر آ رہا ہے ان دانتوں اور زہریلی کچلیوں کو توڑ کر باہر نکلے گا۔ اور دشمنان اسلام پر حملہ آور ہو کر انہیں مغلوب کر دکھائے گا۔ آپ نے اس عظیم الشان بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

" عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جو اُن کی غلطی اُن پر ظاہر کر دے گا۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"۔ یہ انسان کی بات نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا الہام ہے۔ اور ربِّ جلیل کا کلام ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں"۔

(فتح اسلام)

یہی نہیں آپ نے ان حملوں کی نوعیت اور ان کے نتیجہ میں اسلام کو ملنے والی عظیم الشان فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے ... مزید فرمایا:۔

"روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا کی مدد اترے گی اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی وہ کون ہیں اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے۔ ان سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور یہودیت کی خصلت مٹا دی جائے گی۔ اور ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ اور سچائی کی فتح ہوگی۔ اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے۔ جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے کھو نہ دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کریں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے"۔

(فتح اسلام)

دنیا جانتی ہے کہ اسلام کے اس زبردست جوابی حملہ کے نتیجہ میں اسلام کے لئے تازگی اور روشنی کا دن آیا اور آج وہ اس کے نتیجہ میں ہی چار دانگ عالم میں پھیل رہا اور آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا ہے۔ دنیا کے ہر خطہ اور علاقہ میں اس کی پیشقدمی جاری ہے۔ بہرحال یہ خدائی فیصلہ ہے کہ اسلام کے لئے اب فتح ہی فتح مقدر ہے۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے اور وہ فدیہ یہ ہے کہ ہم اس راہ میں مرنے اور موت قبول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ ہمارے اس راہ میں مرنے اور موت قبول کرنے پر ہی اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ زمانہ خواہ کیسی ہی کروٹ بدلے حالات کتنی ہی نازک صورت کیوں نہ اختیار کر کے دکھائی دیں اسلام اور مسلمانوں کے لئے اب مایوسی کی کوئی گنجائش نہیں اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کی دی ہوئی بشارتوں کے بموجب عارضی طور پر چھانے والی تاریکیوں اور ظلمتوں کے پیچھے فتح و اقبال کی روشنیاں برابر چمک رہی ہیں تاریکیاں اور ظلمتیں چھٹیں گی اور دُور ہوں گی۔ سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام اور مسلمانوں کے لئے پھر تازگی اور روشنی کا دن آئے گا اور آفتاب اسلام اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اور وہ تمام لوگ جو اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں اسلام کی زندگی اور مسلمانوں کی زندگی کی خاطر اس راہ میں مرنے اور موت قبول کرنے کے لئے تیار رہیں ہمارا زندہ خدا اپنی زندہ تجلی ظاہر فرمائے گا۔ اور ضرور ظاہر فرمائے گا۔ اس لئے کہ ہمارا خدا سچے وعدوں والا ہے۔ اور اس کی ایک صفت لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ بھی ہے۔

دار الہجرت ربوہ میں انصار اللہ کا سولہواں سالانہ مرکزی اجتماع

بقیہ صفحہ اول

میں آ رہی ہے۔ اس کی نسبت ان بچوں کی تعداد زیادہ ہے۔ جو خدام میں آ رہی ہے کیونکہ ہماری افرادی ترقی زیادہ تیزی سے ہو رہی ہے۔

ایک اور لحاظ سے بھی نمایاں فرق نظر آ رہا ہے کہ ایک زمانہ میں خدام الاحمدیہ کی آمد اس قدر کم تھی کہ حضرت مصلح موعودؓ کو خطبات دینے پڑے کہ بڑی عمر کے لوگ اپنے بچوں کو مالی امداد دیں۔ خدام الاحمدیہ کی آمد اس قدر کم تھی کہ میں نے کئی سال تک اس کا بجٹ نہیں بنوایا تھا۔ جس قدر اخراجات ہوتے تھے۔ اس قدر آمد بھی خدا تعالےٰ پیدا کر دیتا تھا۔ لیکن اس سال خدام الاحمدیہ نے اڑھائی لاکھ روپیہ بجٹ پاس کیا ہے انصار اللہ کا جو بجٹ ہمارے سامنے رکھا جائے گا وہ صرف -/۷۷۰۰۰ روپیہ کا ہے ہماری دعا تو یہی ہونی چاہیئے کہ خدام اور ترقی کریں۔ لیکن انصار اللہ کی بھی یہ خواہش ہونی چاہیئے کہ وہ اور زیادہ ترقی کریں۔ جب آپ بجٹ پر غور کریں تو کوئی ایسی صورت ضرور نکالیں جس کے نتیجہ میں آپ، خدام سے پیچھے نہ رہیں۔

شاہراہ غلبہ اسلام

اس وقت اسلام کی شاہراہ میں جاری حرکت میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس قدر تیزی آ چکی ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے حضور نے فرمایا چار سال قبل میں نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کی تھی اور حضرت مصلح الموعود سے محبت و پیار کے نتیجہ میں اس غریب جماعت نے علاوہ اور ذمہ داریوں کے ۳۳ لاکھ روپیہ اس تحریک میں پیش کر دیا تین سال بعد غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر فضل عمر فاؤنڈیشن کی اس حرکت سے بھی زیادہ حرکت ایک اور تحریک نے کی اور وہ تحریک نصرت جہاں ریزرو فنڈ ہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن میں مالی قربانی پیش کر کے جماعت بظاہر تھکی ہوئی تھی۔ لیکن پھر بھی اس نے کئی دوسرے چندوں کے علاوہ ۳۰ لاکھ روپیہ پیش کر دیا ہے۔

فرمایا جس وقت مال آتا ہے تو تاجرانہ ذہنوں کو فکر پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ بہت سے دوست میرے پاس آئے۔ اور انہوں نے اس آمد کو تجارت میں لگانے کا مشورہ دیا اور کہا کہ بعض کمپنیاں ایسی ہیں جو ۳۰% تک منافع دے دیتی ہیں۔ میں نے یہ بات سنی تو مسکرایا اور کہا میں جو تجارت کر رہا ہوں اس کے نتیجہ میں میں ۳۰% کی امید لگائے بیٹھا ہوں کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالےٰ سے جو تجارت کرتا ہے۔ وہ گھاٹے میں نہیں رہتا۔ چنانچہ افریقہ کے ایک میڈیکل سنٹر نے جس پر ہم نے ۱۵۰۰ پاؤنڈ خرچ کئے تھے۔ چھ ہزار پاؤنڈ نفع دیا حالانکہ ۳۰% کے حساب سے نفع ۱۵۰ پاؤنڈ ہونا تھا۔ یہ تو صرف مالی پہلو ہے۔ اصل چیز تو خدمت ہے۔ اس خدمت کے نتیجہ میں ان لوگوں میں اسلام اور خدا کے ساتھ اتنا پیار پیدا ہو رہا ہے۔ کہ خود عیسائی لوگ ہمیں سکولوں اور ہسپتالوں کے لئے جگہ دے رہے ہیں

اللہ تعالےٰ کے فضلوں کا تذکرہ

اللہ تعالےٰ کے ان افضال کا ذکر ہوتے جو اللہ تعالےٰ نے نصرت جہاں تحریک کے نتیجہ میں جماعت پر کئے حضور نے فرمایا صرف ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا میں نے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ پانچ سال مغربی افریقہ میں ایک لاکھ پاؤنڈ خرچ کروں گا۔ اس وقت ایسا کرنا ناممکن نظر آتا تھا۔ لیکن مجھے یقین تھا کہ اگر خدا کہتا ہے کہ اس قدر خرچ کرو تو وہ اس قدر دے گا بھی۔ چنانچہ اس نے دیا اور بہت کچھ دیا میں نے مغربی افریقہ کے چھ ملکوں کے لئے ۱۸ ڈاکٹروں کا وعدہ کیا تھا اور یہ وعدہ پانچ سال میں پورا ہونا تھا۔ لیکن ڈیڑھ سال سے کم عرصہ میں وہاں خدا کے فضل سے چودہ ڈاکٹر پہنچ چکے ہیں اور چار جلد ہی پہنچ جائیں گے اب ان ملکوں کی طرف سے ۱۹ مزید ڈاکٹروں کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ یہ تعداد بھی مہیا کرنے کی توفیق دے گا (انشاءاللہ) ہیلتھ سنٹروں کے علاوہ میں نے ۱۶ ہائر سکنڈری اسکول کھولنے کا بھی وعدہ کیا تھا۔ اور یہ وعدہ بھی پانچ سالوں میں پورا ہونا تھا۔ لیکن ڈیڑھ سال کے عرصہ میں نائیجیریا میں دو گیمبیا میں ایک سیرالیون میں ایک اور غانا میں چار اسکول کھل چکے ہیں نائیجیریا میں اگلے سال تک دو مزید اسکول قائم ہو جائیں گے اور اس طرح مغربی افریقہ میں نئے کھلنے والے سکولوں کی تعداد دس ہو جائے گی۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اپنا پورا زور لگاؤ پھر جو کمی رہ جائے گی وہ میں پوری کروں گا غلبۂ اسلام کے لئے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس کا کروڑواں حصہ بھی ہم نہیں دے سکتے لیکن اللہ تعالےٰ کہتا ہے۔ تم کروڑواں حصہ دے دو باقی میں خود کر دوں گا۔

حضور نے اس تسلسل میں فرمایا ہمیں زرمبادلہ کی بھی دقت پیش آتی ہے۔ ہم یہاں سے روپیہ نہیں [illegible] بھیج سکتے ہیں اور نہ بھیجتے ہیں۔ جس قدر زرمبادلہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ ہماری بیرون پاکستان کی جماعتیں ادا کر دیتی ہیں۔ ہم یہاں سے صرف جانے والوں کا کرایہ ادا کر سکتے ہیں۔ یا جو کتب قانوناً باہر جا سکتی ہیں۔ وہ بھیجتے ہیں میرا دل چاہتا ہے کہ اگر سال کے اندر اندر اللہ تعالےٰ ہمارا پریس قائم کر دے تو یہاں جو رقم اس اسکیم کے ماتحت جمع ہوتی ہے۔ اس سے قرآن مجید چھپوا کر ساری دنیا میں پھیلا دیا جائے

آخر میں حضور نے فرمایا غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر حرکت میں اور زیادہ تیزی پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ ہمیں ذہنی طور پر اس کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ خدا کرے کہ آپ کو ہمت اور استطاعت کے مطابق جانی۔ وقتی اور مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملے پھر محض قربانی پیش کرنے سے کچھ نہیں بنتا قربانی اس وقت فائدہ دیتی ہے۔ جب خدا اسے قبول بھی کر لے اس لئے آپ دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ جماعت کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور جس قدر اس نے برکت اسوقت تک ڈالی ہے۔ اس سے زیادہ برکت آئندہ ڈالے اور ڈالتا چلا جائے اور خدا کرے کہ ہم کامیابی کا وقت جلد دیکھ لیں آمین

حضور کا یہ ولولہ انگیز خطاب ایک گھنٹہ تک جاری رہا جس کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے

اجتماع میں شرکت کرنے والوں میں غیر معمولی اضافہ

یہ اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہر سال یہ خالص روحانی اور تربیتی اجتماع پچھلے سالوں کی نسبت زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ یہ اجتماع بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت زیادہ بارونق اور کامیاب رہا سال گذشتہ کے اجتماع میں ۲۶۵ مجالس کے ۹۲۵ نمائندگان اور ۱۰۷۵ اراکین شریک ہوئے تھے لیکن اس دفعہ تمام نامساعد حالات کے باوجود ۵۰۰ مجالس اجتماع میں شریک ہوئیں اور ان کے نمائندگان کی تعداد میں ۱۵۱ کا غیر معمولی اضافہ ہوا چونکہ اس دفعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے اجتماع کے پہلے روز خدام الاحمدیہ کو خصوصی طور پر یہ تحریک فرمائی تھی کہ وہ بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں انصار کے اجتماع میں شریک ہو کر تقاریر سے مستفید ہوں اس لئے اس دفعہ خدام اور اطفال بھی کثرت سے شامل ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ جگہ کی تنگی کو محسوس کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو پہلے روز ہی یہ ہدایت دینا پڑی کہ آئندہ سال یہ اجتماع کسی اور وسیع جگہ پر منعقد کیا جائے

حضور کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب

انصار اللہ کے اس بابرکت روحانی اجتماع کے آخری اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت ولولہ انگیز اور پر معارف خطاب فرمایا جس میں حضور نے بتایا کہ قرآن کی خدمت اور اس کے علوم کی اشاعت ہم میں سے ہر ایک کا بنیادی فرض ہے۔ اور اس فرض کی ادائیگی کے لئے انتہائی کوشش اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے تاکہ ہم اللہ تعالےٰ کے غیر محدود انعامات کے وارث ہوں۔

حضور کے اس بصیرت افروز خطاب سے قبل مکرم جناب ثاقب صاحب زیروی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اپنا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ صوبہ سندھ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقدس فارسی کلام پڑھ کر سنایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے شروع میں اس امر پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا کہ اس سال بھی انصار کو جمع ہو کر نیکی کی باتیں کرنے سننے اور پھر اپنے نفوس

ہیں ان پر عمل کرنے کی توفیق بخشی۔

حضور نے سورت عبس کی آیات فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ مَّرْفُوْعَۃٍ مُّطَھَّرَۃٍ بِاَیْدِیْ سَفَرَۃٍ کِرَامٍ بَرَرَۃٍ کی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ان آیات میں اللہ تعالے نے قرآن شریف کی شان بیان کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ یہ ایک پاک اور مطہر چشمہ سے نکلا ہے۔ یہ ایسی کامل مکمل حسین اور پاک و مطہر شریعت کا حامل ہے جسکی اتباع کئے بغیر کوئی عقلمند انسان حسین پاک اور کامیاب زندگی کا تصور تک نہیں کر سکتا۔

بِاَیْدِیْ سَفَرَۃٍ کِرَامٍ بَرَرَۃٍ فرماتا ہے کہ اگر تم حقیقی عزت حاصل کرنا چاہتے ہو اور اعلیٰ درجہ کے نیک انسان بننا چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ تم قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے میں کوشاں رہو جو قرآن کو چھوڑتا ہے اور اس کی خدمت سے غافل ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالے کی نگاہ میں کبھی عزت نہیں پا سکتا

حضور نے فرمایا قرآن کریم کی خدمت اور اس کی اشاعت انصار اللہ کا پہلا اور آخری فرض ہے۔ آپ کو بار بار اس امر کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ لیکن آج پھر بطور یاد دہانی میں آپ سے کہوں گا کہ آپ میں سے ہر ایک جب اپنے اپنے مقام پر واپس جائے تو وہ دعائیں کرتے ہوئے قرآن کریم کی اشاعت اور خدمت میں لگا رہے۔ خود قرآن کریم کا ترجمہ سیکھے اور سکھائے اور پھر اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش بھی کرے۔

فرمایا اگر غور سے دیکھا جائے تو دنیا میں سارے فتنے اور فساد محض اس لئے رونما ہوتے ہیں۔ کہ دنیا نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے۔ دنیا کے ہر فتنے اور فساد کا علاج قرآن کریم میں موجود ہے بشرطیکہ ہم اسکی طرف رجوع کریں اور اس کی ہدایات پر عمل کریں۔ قرآن کا مخاطب ہر انسان ہے۔ اس لئے اگر ہمیں واقعی بنی نوع انسان سے ہمدردی ہے۔ تو ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم قرآن کو ہر انسان تک پہنچانے کی کوشش کریں

غیر معمولی اور غیر محدود انعامات کا وعدہ

فرمایا اگر ہم اس گروہ میں شامل ہو جائیں جس کا ذکر بایدی سفرۃ کرام بررۃ میں کیا گیا ہے۔ تو پھر ہمیں انعام بھی غیر معمولی حاصل ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ

(الطارق)

یعنی اللہ تعالے (خدمت قرآن کے نتیجہ میں) آسمان سے بھی اپنی رحمتوں اور اپنے فضلوں کی بارش برساتا رہے گا (جو وحی۔ الہامات۔ کشوف اور رؤیا صالحہ کی صورت میں ہوتی ہے) اور زمین میں سے بھی انعامات کا وارث کرے گا۔ یہ انعامات شہادت ہوں گے اس امر کی کہ اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ یعنی قرآن ہی وہ قطعی اور آخری کتاب ہے جو انسان کو حقیقی انعامات کا وارث بنا دیتی ہے۔

حضور نے فرمایا جو لوگ قرآن کریم کی خدمت کرتے ہیں اور اس طرح غلبۂ اسلام کی عملی جدوجہد میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کیلئے کوشاں رہتے ہیں اللہ تعالے کا یہ وعدہ ہے کہ وہ ان پر انتہائی فضل کرے گا وہ ان لوگوں میں شامل نہیں ہوں گے جن کے متعلق فرمایا عَامِلَۃٌ نَّاصِبَۃٌ۔ یعنی وہ اپنی محنت کا نتیجہ نہ پا کر تھکن سے چور ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ان میں شامل ہوں گے جن کے متعلق فرمایا

وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَۃٌ لِّسَعْیِھَا رَاضِیَۃٌ فِیْ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ لَّا تَسْمَعُ فِیْھَا لَاغِیَۃً

(الغاشیہ)

یعنی ان کے چہروں سے خوشی اور مسرت پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہوگی وہ اپنی کوششوں کا نتیجہ دیکھکر مطمئن ہوں گے۔ اور وہ کبھی لغو باتوں میں اپنا وقت ضائع نہیں کریں گے۔

مسلسل کوشش اور مسلسل انعام

حضور نے ان آیات کی پر معارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ جو کوششیں بھی دعاؤں کے حصار کے اندر رہ کر نہیں کی جائیں گی ان کا نتیجہ کبھی حقیقی خوشی کے اندر رہ کر ظاہر نہیں ہو سکتا۔ حقیقی خوشی کی صورت میں ظاہر ہونے والا نتیجہ صرف ان لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جو دعاؤں کے حصار میں رہ کر کوشش کرتے ہیں اور جو لوگ غیر محدود روحانی انعامات کے حصول کے لئے قرآن کی خدمت اور اسکی اشاعت میں حصہ لیتے ہیں۔ وہ مسلسل کوشش کرتے ہیں ان کی ہر کوشش کے نتیجہ میں اللہ تعالے انہیں ایک خاص لذت اور سرور بخشتا ہے لیکن ہر لذت اور سرور کے نتیجہ میں وہ پھر مزید کوشش کرتے چلے جاتے ہیں اور کبھی تھکتے نہیں اور نہ اپنے وقت کو لغو باتوں میں ضائع کرتے ہیں گویا انعامات کی لذت اور سرور اور کوشش اور جدوجہد متوازی سے چلتے چلے جاتے ہیں۔ اور خدا کے پیار کو حاصل کرنے کا ایک غیر متناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اسلام کی خدمت اور قرآن کی اشاعت کے لئے انتہائی کوشش اور محنت سے کام لے اور کوشش اور محنت کے تسلسل کو ہمیشہ قائم رکھے تا کہ خدا کے پیار اور اس کی محبت کا تسلسل بھی قائم رہے۔

دُعا

آخر میں حضور نے انصار کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرماتے ہوئے یہ دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو ان کے جب [illegible] ان کی عمروں اور ان کی صحتوں اور ان کے اموال میں برکت دے ان کی اولاد میں برکت دے اور اسے ان کے لئے ہمیشہ آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے سرور کا موجب بنائے رکھے

آخر میں حضور نے انصار سے ان کا عہد دہرایا اس کے بعد حضور نے لمبی اور پرسوز اجتماعی دُعا کرائی اور پھر جملہ حاضرین مجلس کو السلام علیکم کہہ کر سوا پانچ بجے واپس تشریف لے گئے اور اس طرح انصار اللہ کا سولھواں سالانہ اجتماع نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام اور انفاق مال

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان کے ملئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزہ کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی البتہ جو مرد یا عورت بیمار ہو اور ضعفِ پیری یا کسی اور حقیقی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اسکو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے از روئے شریعت اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

سو میں ایسے معذور دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گزارش کرونگا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرمادیں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ کرا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان میں ارسال فرمادیں اس طرح ان کی طرف سے ادائیگی فرض ہو جائے گی اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو سکے گی

فدیہ کے علاوہ بھی رمضان شریف میں روزہ رکھنے والوں کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق سُنّت نبوی پر عمل کرتے ہوئے صدقے و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رمضان المبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا پس، قربِ الٰہی میں ترقی کے لئے احباب کرام کو اس نیکی کی طرف خاص نگاہ رکھنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کی ہر احمدی کو اس نیکی کے بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے رمضان المبارک کی بے پایاں برکات کے بڑھ چڑھ کر متمتع ہونے کی سعادت بخشے۔ اللّٰھم اٰمین

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

درخواست دعا۔ خاکسار کے برادر اکبر مکرم رحمت اللہ صاحب منڈاشی اور ہمشیرہ صاحبہ مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں ہر دو کی کامل شفایابی نیز خاکسار کے والدین کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے تمام بزرگان و احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار عنایت اللہ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

چک ایمرچھ اور یاری پورہ میں لجنہ اماء اللہ کے تربیتی جلسے

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی بصیرت افروز تقاریر

از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ جماعت احمدیہ یاری پورہ و چک ایمرچھ (کشمیر)

چک ایمرچھ مورخہ ۵ ستمبر کو بوقت پانچ بجے شام لجنہ اماء اللہ چک ایمرچھ کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت کے فرائض محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ادا کئے۔ اس سے قبل وہاں کی لجنہ کا انتخاب کروا دیا گیا تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے منتخب شدہ عہدیداران کے ناموں کی فہرست صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو پیش کی گئی۔ آپ نے لجنہ کے قیام پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری عنایت فرمائی۔

صدر لجنہ:۔ صاحبہ جان صاحبہ۔
جنرل سیکرٹری:۔ بشیرہ الطاف صاحبہ۔
سیکرٹری مال:۔ کلثومہ بیگم صاحبہ۔
سیکرٹری ناصرات:۔ مبارکہ بیگم صاحبہ۔

جلسے کی کارروائی محترمہ انصاری بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ بعد ازاں حضرت سیدہ موصوفہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے سب سے پہلے عہدیداران کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلا کر حضرت مصلح موعودؓ کی ان انتھک کوششوں کا ذکر کیا جن کے نتیجہ میں حضور نے احمدی خواتین میں ہر قسم کی قربانی کا جذبہ پیدا کر دیا۔ خواتین میں تعلیم عام کر دی۔ اور سب سے زیادہ قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تین سال سے مسلسل کوشش ہے کہ ہر احمدی عورت اور بچی قرآن مجید ناظرہ اور اس کا ترجمہ سیکھ جائے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی اس کتاب پر جو کہ تمام علوم کا مخزن اور ہمارے لئے مشعل راہ ہے ہم صحیح معنوں میں عمل پیرا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے احمدی خواتین کی مالی قربانیوں کا ذکر کر کے چندہ تحریک خاص جو کہ لجنہ اماء اللہ کے پچاس سال پورے ہونے کی خوشی میں جمع کیا جا رہا ہے۔ اور جس سے غیر ملکی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا جائے گا چک ایمرچھ میں تحریک کی۔ جس پر بہنوں نے حسب توفیق نقد چندہ دیا اور مزید بعد میں بھجوانے کا وعدہ کیا۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

یاری پورہ دوسرے روز یعنی مورخہ ۶ ستمبر کو احمدیہ مسجد یاری پورہ میں لجنہ اماء اللہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جلسے کی کارروائی عزیزہ امۃ الحفیظ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ نظم عزیزہ امۃ الرفیق صاحبہ نے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے تقریر کی۔ سب سے پہلے آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا کہ یہاں ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم قائم ہے۔ اور خدا کے فضل سے بچیاں بہت اچھی تنظیم میں کام کر رہی ہیں۔

اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی غرض کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اور بہت ساری خرابیوں کے ساتھ ساتھ دنیا والوں نے طبقہ نسوان کے اصل مقام اور ان کے حقوق کو فراموش کر دیا تھا۔ اور ان کی ترقی کے تمام راستے مسدود کر دیئے تھے لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بروقت مبعوث فرما کر پھر سے عورتوں کے اصل مقام سے روشناس کرایا۔ اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے عورتوں کے اندر ہر قسم کی بیداری پیدا کر دی۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۲۲ء میں لجنہ کا قیام فرمایا تاکہ ایک تنظیم کے تحت مستورات کی احسن رنگ میں تربیت کی جا سکے۔ آپ نے اپنے عہد خلافت میں احمدی خواتین میں مالی، جانی اور ہر قسم کی قربانی کا جذبہ پیدا کر دیا۔

اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بھی خلافت کے ابتدائی ایام ہی سے یہ خواہش رہی ہے کہ احمدی خواتین بلکہ جماعت کا ہر فرد قرآن مجید ناظرہ و باترجمہ سیکھ جائے۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ میں تین سال کے عرصہ میں ہر مرد اور عورت کو قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ پڑھا دوں گا۔ بعدہٗ آپ نے فرمایا خدا کے فضل سے یہاں کی تمام مستورات پڑھی لکھی ہیں۔ آپ ناصرات الاحمدیہ کی طرح خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو بھی قائم کریں گے۔ تاکہ خلافت کے ساتھ وابستگی رکھتے ہوئے یہاں بھی لجنہ کی تنظیم کے تحت حضور کی تحریکات اور فرمان پر مستورات سے عمل کروایا جائے۔

اس کے بعد آپ نے مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے لجنہ اماء اللہ کی تحریک "تحریک خاص" کو مستورات کے سامنے پیش کیا۔ چنانچہ بہنوں نے بڑے ہی اخلاص اور شوق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس مبارک تحریک میں حصّہ لیا۔ جلسے کے اختتام پر ناصرات الاحمدیّہ کی بارہ ۱۲ بچیوں کو اور دو بہنوں کو سترہ آیات یاد کرنے پر سندات دی گئیں اور دُعا کے بعد جلسہ باحسن طور برخاست ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ وَاٰخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین ❊

اعلانِ نکاح و تقریب رخصتانہ

ورنگل ۱۴ رخاء (اکتوبر ۱۹۷۱ء) عزیزہ ڈاکٹر سعیدہ سلطانہ بنت مکرم شیخ داؤد احمد صاحب عرفانی ورنگل کا نکاح عزیزم ڈاکٹر شوکت احمد خان صاحب ابن مکرم ماسٹر نذیر احمد خان صاحب آف سری نگر کشمیر کے ساتھ بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپیہ مہر قرار پایا۔ خطبہ نکاح خاکسار نے پڑھا۔ کثیر تعداد میں شہر کے اعلیٰ تعلیم یافتہ و شرفاء مسلم و غیر مسلم مرد و زن اس موقعہ پر موجود تھے اور مدعو تھے۔ خاکسار نے میاں بیوی کے حقوق و فرائض بیان کرنے کے علاوہ جماعت احمدیہ کا موقف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ بھی وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضرین بہت متأثر ہوئے۔ تقریب رخصتانہ بھی اسی روز عمل میں آئی۔ منکوحہ بچی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بلند پایہ صحابی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ کی پوتی ہے اور ڈاکٹر شوکت احمد خان بھی کشمیر کے ایک پرانے اور مخلص احمدی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو روحانی اور جسمانی اعتبار سے بابرکت بنائے اور ان لوگوں کو اپنے بزرگان کے نقش قدم پر چلنے کی پوری پوری توفیق عطا فرمائے۔

اس تقریب میں مکرم مسیح الدین صاحب کے بیٹے عزیزم نسیم مصطفےٰ نے جو سائنس کالج کے طالب علم ہیں نہایت بیدار مغزی اور ہوشیاری سے خدمات انجام دیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین۔ اس مبارک موقعہ پر مکرم ماسٹر نذیر احمد خان صاحب نے شکرانہ فنڈ میں -/۱۰ روپیہ، اعانت بدر میں -/۵ روپے لوکل فنڈ میں -/۲ روپیہ ادا فرمائے اور محترم شیخ داؤد احمد صاحب عرفانی نے لوکل فنڈ میں -/۱۵ روپے ادا کئے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار: عبد الحق فضلی مبلغ انچارج آندھرا پردیش
مقیم حیدر آباد

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ تا اگر کسی دوست کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ایک ماہ کے اندر اس سے دفتر سیکرٹری بہشتی مقبرہ کو مطلع کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۲۱۷۶۱ منکہ عبد الرشید ولد تنیا قوم موگو ویرا پیشہ طبابت عمر — ولادت جولائی ۱۹۰۳ء بیعت ۱۹۲۵ء ساکن منجیشور ڈاک خانہ خاص ضلع کنانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ یکم شہادت ۱۳۴۹ ہش (اپریل ۱۹۷۰ء) حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ پیشہ طب کے ذریعہ میری ماہوار آمد مبلغ تین صد روپے کے قریب ہے۔ میں اس کے دسویں حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں آئندہ جو جائداد پیدا کروں یا میری وفات پر ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لاحول ولا قوۃ الّا باللہ العلیّ العظیم ربّنا تقبّل منّا انّک انت السّمیع العلیم۔ آمین۔

العبد عبد الرشید، رشید ولا منجیشور کیرلہ ۷-۴-۱ گواہ شد اشرف علی مولوی فاضل ولد مکرم صدیق امیر علی صاحب ۲۹/۷ - ۴ - ۱ ۴۲

۴۳ گواہ شد صدیق امیر علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موگرال۔ کمبلا ۲۹-۴-۱
کاتب الحروف، ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان۔ نزیل موگرال ۲۹/۷ - ۴ - ۱

درویش فنڈ

درویش فنڈ میں مخلصین جماعت کا والہانہ لبیک

درویشوں کی مشکلات کے ازالہ کے لئے اور انہیں غیر معمولی پریشانیوں سے بچانے کے لئے درویش فنڈ کی تحریک ایک عرصہ سے جاری ہے۔ اور یہ خوشی کا مقام ہے کہ احباب جماعت نے اس تحریک میں ہمیشہ فراخ دلی سے حصہ لیا ہے۔ درمیانی سالوں میں یہ تحریک جب ذرا مدھم پڑ گئی تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے احباب کے نام ایک خاص پیغام ۱۹۶۹ء میں ارسال فرمایا۔ یہ پیغام احباب کے پاس پہنچا تھا کہ احباب نے اپنے امام کی آواز پر زبان، دل سے اور عمل سے لبیک کہا۔ اور خدا کے فضل سے ۱۹۶۹-۷۰ء میں اس تحریک میں قریباً ۴۲ ہزار روپے وصول ہوئے اور پھر یہ حضور انور کے خاص پیغام کا ہی اثر ہے کہ ۱۹۷۰-۷۱ء میں اس تحریک میں ۶۰ ہزار روپیہ وصول ہو گیا۔ اس طرح جہاں احباب جماعت حضور انور کی دعاؤں کے مستحق ہوئے وہاں درویشوں کے دلوں سے بھی ان کے لئے دعائیں نکلیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام ان بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر بخشے جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔

اب نئے مالی سال ۷۱-۷۲ء کا نصف گزر چکا ہے۔ اور سال رواں کے بجٹ کے مطابق وصولی بہت کم ہوئی ہے۔ اور ایسے دوست بھی ہیں جنہوں نے اس مبارک تحریک میں وعدہ تو لکھوایا ہوا ہے لیکن ادائیگی نہیں فرمائی۔ اور وعدہ کی پوری رقم ان احباب کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اور بعض مخلصین کی طرف سے وعدہ کے مقابل پر وصولی برائے نام ہے۔

اب جبکہ نئے مالی سال کے چھ ماہ گزر چکے ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اسی جذبہ کے ساتھ اپنی قربانیوں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

مجلس نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے تحت
ہمارے پانچویں ڈاکٹر بھی گیمبیا پہنچ گئے!!

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر گیمبیا کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پانچویں ڈاکٹر کیپٹن طاہر احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس بھی مع اہل و عیال لیگوس سے ہوتے ہوئے بخیریت گیمبیا پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔

مکرم ڈاکٹر صاحب کو ملٹری اور سول سروس کا دس سالہ تجربہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نصرت فرماتے ہوئے بہترین رنگ میں سرزمین گیمبیا کے رہنے والوں کی خدمت کی توفیق دے۔ نیز انہیں وہاں دین اسلام کے نام کو بھی روشن کرنے کی توفیق بخشے۔

اللّٰھم آمین۔

چندہ جلسہ سالانہ

احباب جماعت کو علم ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندوں میں سے ہے جس کی شرح سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ یا اوسط ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ سال میں ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے قبل از وقت ادا کرنا ضروری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ متعدد مرتبہ تاکید فرماتے رہے ہیں کہ اس چندے کی پوری ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہو جانی چاہئیے تاکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات میں سہولت ہو سکے۔

"میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے میں دوست ہمت سے کام لیں تاکہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے پہلے سے انتظام کیا جا سکے۔ اصل میں تو چندہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دینا چاہئیے۔ کیونکہ اگر اجناس وقت پر خریدلی جائیں تو ان پر بہت کم خرچ آتا ہے۔"

لہذا ایسے دوست اور ایسی جماعتیں جن کے ذمہ ابھی تک اس چندہ کی رقوم قابل ادا ہوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ توجہ فرما کر جلد بقایا چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرمادیں۔

عہدیداران مال کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے دوستوں کے ذمہ بقایا جلسہ سالانہ کا جائزہ لیکر بقایادار دوستوں سے وصولی کی طرف جلد توجہ فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ احباب کو جلد ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

چندہ وقف جدید بدل جودہ کی وصولی کے متعلق

حسابات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چندہ وقف جدید کی وصولی کی رفتار بہت گر گئی ہے۔ اب تک کی وصولی گذشتہ وصولی سے بہت کم ہے سیکرٹریان مالی اور صدر صاحبان اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں۔ اور احباب کرام اپنے وعدوں کے مطابق جلد از جلد ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔

علاوہ ازیں آپ اس امر کو بھی ہمیشہ ملحوظ رکھیں کہ جو جماعتیں چندہ وقف جدید سو فیصدی وقت سے پہلے ادا کر دیتی ہیں ان کی اسم وار فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض دعا پیش کر دی جاتی ہے۔

امید ہے کہ احباب اپنے ذمہ بقایا چندہ کی سو فیصدی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھیے!

درخواست دعا

خاکسار کی طبیعت کئی دنوں سے بہت خراب ہے دل کی دھڑکن اور پیٹ درد کی شکایت سے بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ نیز میری اہلیہ کی طبیعت بھی خراب رہتی ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز مکرم مولوی سید محمد زکریا صاحب بھدرک، کٹک ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے۔ آمین۔

خاکسار: لطیف الرحمٰن احمدی۔ اڑیسہ

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکا تو وہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے، ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ امینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ:- "Autocentre" } فون نمبرز { 23-1652 / 23-5222